اخبار
اہلحدیث
امرتسر

ہے عاشقانِ حدیث کیلئے ... دُرِ دانۂ دُرجِ مصطفیٰ

نمبر ۴۸ جلد ۱۲

امرتسر مؤرخہ ۲۱ ذیقعد سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

(۹۱۴)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے "	۱۰
عام خریداران سے "	۳
ششماہی	۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جُملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

فہرست مضامین

حدیث اور اہلحدیث - - - - - - - ۱
مولوی ابورحمت پھر بولے - - - - - - ۳
مولوی ابورحمت کا ریویو (اور) اُن کے مذہب پر
میرا ریویو - - - - - - - - ۶
حضرت ابراہیم کے جانوروں پر آریوں کا اعتراض - ۷
قادیانی مشن (اہانت کا الہام) - - - - ۸
مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ - - - - ۱۰
ایک معزز حافظ عالم مدعی حنفی المذہب کا آزادانہ اعتقاد ۱۰
عمل الیوم واللیلہ کا ترجمہ - - - - - - ۱۱
منت والے - - - - - - - - ۱۲
متفرقات - - - - - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - - - - ۱۵
اشتہارات - - - - - - - - ۱۶

حدیث اور اہلِ حدیث

کچھ شک نہیں کہ جس روز سے اسلام دنیا میں شائع ہوا۔ اہل اسلام کا عملدرآمد یہی طریق سے رہا کہ قرآن مجید کی تعلیم کی شرح اعمال و اقوال نبی سے لیتے اور کرتے رہے۔ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عملی یا قولی مسودات مختلفہ کی صورتوں میں صحابہ کے پاس رہتے تھے۔ صحابہ کرام کے استدلال اور اثبات دعوے کو دیکھیں اور غور کریں تو مطلع بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے دو مسئلوں میں صحابہ کا اختلاف ہوا سبحان اللہ اُن دونوں مسئلوں میں فیصلہ حدیث ہی سے ہوا۔ اس میں کیا حکمت الٰہی تھی؟ اس کا ذکر ہم آگے چل کر کرینگے۔

اُن اختلافی مسئلوں میں سے پہلا مسئلہ خلافت کا تھا کہ انصار مدینہ رضی اللہ عنہم نے انتخاب امیر کیلئے الگ مشورہ کیا جس کی خبر سُن کر اسلامی مدبر حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما اُن کے دار الشوریٰ میں پہنچے۔ بحث ہوئی۔ انصار نے امارت کا دعوے کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ نے جواب میں ایک حدیث پڑھی الائمۃ من القریش امیر قریش میں سے ہونا چاہیئے۔ یہ حدیث سُن کر انصار مدینہ نے گردن جھکا دی۔ چونکہ اصولی فیصلہ اس حدیث سے ہو گیا تھا۔ اس لئے اُس بے نظیر دوراندیش خیرخواہ اسلام فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وا کرم نے فوراً ہاتھ بڑھا کر حضرت صدیق سے بیعت کر لی تو مقصد طے ہوا۔

دوسرا مسئلہ جو اس مسئلہ کے بعد پیش ہوا وہ وراثت نبی کا تھا۔ اس میں مدعیہ خاتون جنت لخت جگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھیں یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے باپ کی وراثت کا دعوے کیا۔

گلزار احمدی۔ یعنی معارج النبوت کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت ہر جلد ۱۲ رعایتی ۸ ہر سہ جلد ۱ ...

AsliAhleSunnet.com

حضرت ابو بکرؓ نے وراثت نبوی کے دینے سے انکار کیا۔ دلیل جو پیش کی وہ حدیث تھی لا نورث ما ترکنا صدقۃ (ہم انبیا رکسی کو اپنا مالی وارث نہیں کیا کرتے۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاویں وہ فی سبیل اللہ صدقہ ہوتا ہے) یہ حدیث ایسی مستند اور معتبر تھی کہ حضرت فاطمہ اور دیگر ممبران اہل بیت کو بھی اس کی تسلیم سے چارہ نہ رہا۔ اس کی قبولیت اور صحت کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کلینی میں بھی اس نے عزت کے ساتھ جگہ پائی۔ گو شیعوں کے حال پر افسوس ہے جو اس کے ہوتے بھی موشگافی کرتے ہیں جنکا یہاں ذکر نہیں۔

ہماری غرض یہ ہے کہ زمانہ سلف اول میں اثبات مدعا اور استدلال کے لئے سب سے اول اختلاف کے موقع پر احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیش ہوئیں۔ نہ کوئی آیت قرآنی پیش ہوئی نہ کسی امام مجتہد یا صحابی کا قول۔ اس میں حکمت جو ہم نے سمجھی ہے یہ تھی کہ پچھلی آنے والی امت کو ہدایت ہو کہ اثبات دعوے میں قرآن کے ساتھ حدیث کو بھی کافی جانیں اور حدیث کے سوا کسی امتی کا قول محل استدلال اور اثبات دعوے میں پیش نہ کریں۔ محض قول کسی کا محل استدلال یا اثبات دعوے میں پیش ہو سکتا یا پیش ہونا جائز ہوتا تو حضرت صدیق اکبر کا صرف قول کافی ہوتا۔ حالانکہ محض قول پر کسی نے کان بھی نہیں لگایا جب تک کہ مرفوع حدیث پیش نہ کی۔

یہی مذہب ہے **اہلحدیث** کا جن کا دعوے ہے کہ ہمارا فرقہ جدید نہیں بلکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرام بھی **اہلحدیث** تھے۔

دنیائے اسلام میں جب یہ طریق عمل مٹ گیا یا مٹنے کو تھا تو دہلی سے ایک آواز آئی جو تقویۃ الایمان کی شکل میں متشکل ہو کر آج تک ہمارے سامنے ہے۔ اس نے ہمکو بتلایا کہ کلمۂ اسلام کے دو حصے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ۔ ان دونوں حصوں کو اپنی دونوں آنکھوں کا نور بنا کر باقی امور سے آنکھیں بند کر لو۔ ایک کی تفسیر میں تقویۃ الایمان ہے۔ دوسری کی تفسیر میں تذکیر الاخوان۔ مختصر یہ کہ کلمہ شریف کے دونو جزوں کو اپنی دونوں آنکھوں کی عینک بنا کر قرآن و حدیث پر نظر ڈالیں تو یہی آواز آئیگی:

> نا حق تجھے اور کچھ ہوس ہے
> قرآن و حدیث تجھکو بس ہے

اس وقت ہمارے سامنے تین گروہ ہیں۔ ان تینوں گروہوں سے ہم سوال کرنا چاہتے ہیں:۔

(ا) منکرین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہیں کہ قرآن کے سوا دوسری کوئی چیز شرع میں حجت نہیں ہے وہ بتلاویں کہ اسلامی تاریخ بالاتفاق اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ سب سے اول انہی دو امور میں اختلاف ہوا اور فیصلہ اسی طرح ہوا جو ہمنے لکھا ہے۔ حدیث اگر حجت شرعی نہ تھی تو صحابہ کرام نے یہ صورت فیصلہ کیوں مانی؟

(ب) دوسرا گروہ اس وقت ہمارے سامنے **اہل تقلید** کا ہے جو کہتے ہیں مجتہدین کا قول حجت شرعی ہے۔ وہ ہمکو بتلاویں کہ حضرت ابو بکر سے بڑا مجتہد کون ہے۔ کیوں صحابہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نہ مانی تاوقتیکہ انہوں نے حدیث مرفوع نہ سنائی۔

(ج) تیسرا گروہ ہمارے سامنے اُن لوگوں کا ہے (ھم من جلدتنا ومن انفسنا) جو اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں اُن کا دعوے ہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ ہم اتباع سلف کے بھی مامور ہیں کیا وہ بتلا سکتے ہیں کہ حضرت ابو بکر سے بڑا سلف کون ہے۔ کیوں اس مباحثہ کا خاتمہ حضرت ابو بکر کے قول پر نہ ہوا۔ اور حدیث مرفوع کی حاجت ہوئی۔ کیوں انصار نے ابو بکر۔ عمر۔ عثمان یا علی رضی اللہ عنہم کی طرف رجوع نہ کیا۔ بلکہ اثنائے گفتگو میں بھی مرفوع حدیث کی ضرورت پڑی۔

ہمیں کہیں نہیں ملتا کہ صحابہ کرام نے کسی مسئلہ میں خلفاء اربعہ کے قول کو بطور شرعی حجت کے پیش کیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس دعوے کو آج تک نہیں سمجھے کہ اس کا موضوع کیا ہے۔ جس صورت میں ہم ہر طبقہ سلف میں عموماً اختلاف پاتے ہیں تو ان میں سے کس کی اتباع ہم پر واجب ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں تابعین صحابہ کرام بلکہ کبار صحابہ کے خلاف کہتے ہیں۔ عکرمہ جیسا نوجوان اپنے بزرگ استاد ابن عباس کے خلاف کہتا اور تفسیر کرتا ہے۔ تبع تابعین تابعین کے خلاف کہنے سے باک نہیں کرتے۔ جہاں دیکھو گے اُن کی نگاہ دلیل (قرآن و حدیث) پر پاؤ گے۔ محض کسی قول کو انہوں نے بطور شرعی سند کے پیش نہیں کیا نہ مانا۔

یہ روش جو صحابہ کرام تابعین عظام اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم کی تھی۔ اسی روش پر چلنا یعنی قرآن و حدیث ہی سے استدلال اور اثبات دعوے کرنا ہمارے نزدیک یہی **اتباع سلف** ہے اور بس۔ ہاں ہم اس سے منکر نہیں کہ کسی مسئلہ میں قرآن و حدیث سے نہ صراحۃً نہ استنباطاً۔ اور سلف صالحین میں سے کوئی قول بلا دلیل ہمکو ملجائے تو ہماری محض خیال اور رائے سے وہ مقدم ہونا چاہئے۔ اسلئے اسی پر فتوے دینگے مگر نہ بطور حجت شرعی کے بلکہ بطور اطمینان قلب کے۔

مولانا بٹالوی کا ذکر خیر اس موقع پر میرے دل میں آیا تھا کہ میں حضرت بٹالوی کی دیانت اور امانت کا کچھ ذکر کردوں جو انہوں نے اپنے نئے رسالہ میں ظاہر کی ہے جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں ہوا ہے مگر چونکہ اس امر میں منصفوں کی تجویز فریقین کی طرف سے پیش ہے اس لئے سر دست اسکو چھوڑتا ہوں۔

حدیث پر اعتراض آج کل حدیث پر بے طرح اعتراض ہوتے ہیں۔ اس لئے علماء حدیث کو بھی ہر قسم کے ہتیاروں سے مسلح رہنا چاہئے۔

حال میں رسالہ المسلم کے ایڈیٹر غازی محمود (دھرمپال) نے چند اعتراض ایک حدیث پر کئے ہیں جن کے متعلق بعض احباب نے جواب طلب کیا ہے۔ رسالہ المسلم میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ (۱۹۱۸)

AsliAhleSunnet.com

رسول اللہ و سلام علیہ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اپنی عورتوں میں سے جس عورت کو حیض آتا اُس کے ساتھ مباشرت و مضاجعت (یعنی ساتھ لیٹ جانا) کرتے۔ صرف تہہ بند بندھوا لیتے۔ (بابت اگست ۱۵ء)

اس روایت پر مندرجہ ذیل سوال کئے ہیں:-

وہ اصحاب جو اس قسم کی احادیث کو درست تسلیم کرتے ہوں مہربانی کرکے ہمیں بتادیں کہ یہ احادیث کیونکر (۱) یُزَکِّیْکُمْ کے مطابق ہمیں پاکیزگی کا سبق دیسکتی ہے (۲) یُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ کیمطابق کونسی آیت کی تفسیر ہے (۳) وَالْحِکْمَۃَ کیمطابق از روئے پاکیزگی از روئے قوانین حفظ صحت کہاں تک درست ہے (۴) مَالَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کے مطابق کونسی ایسی اعلیٰ فلاسفی ہے جسکی دنیا کو پہلے خبر نہیں تھی۔

اہلحدیث - تہہ بند بندھوانا خود پاکیزگی کی دلیل اسکی تفصیل کیلئے دوسری روایت کو غور سے سنئے:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شئی الا النکاح (مسلم) یعنی حائضہ کے ساتھ خاص ملاپ نہ کرو۔ کیونکہ وہ مقام جریان کی وجہ سے ناپاک اور جوش زن ہے جو لوگ اس حال میں بھی نہیں رکتے تھے ان کو ناپاکی سے پرہیز سکھانا پاکیزگی کی تعلیم دینا ہے۔

(۲) قرآن مجید کی آیت یوں ہے:- یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ۔ المحیض کی بابت اختلاف ہے کہ یہ مصدر ہے یا ظرف کا صیغہ ہے۔ مصدر ہونے کی صورت میں یہ معنے ہونگے "عورتوں سے حیض میں الگ رہو" ظرف کی صورت میں یہ معنے ہونگے "عورتوں کے حیض کی جگہ سے الگ رہو" حضور نے عمل کرکے اس آیت قرآنی کی تفسیر فرمادی کہ المحیض ظرف کا صیغہ ہے اس لئے تہہ بند بندھوا کر لٹا لیتے۔

(۳) حیض کا خون کیا ہے؟ رحم کا جوش یا غلاظت جس کو کچھ تعلق ہے تو اول رحم سے ہے دوم مخرج سے۔ اس کے سوا باقی جسم سے کوئی تعلق نہیں اسلئے یہ فعل نبوی کسی قانون صحت کے خلاف نہیں بلکہ موید ہے کیونکہ دو جسموں کے ملاپ سے دونوں میں حرارت ہوتی ہے جس سے رحم کا خون گرم ہوکر اچھی طرح خارج ہوسکتا ہے۔

رحم یہودیوں میں دستور تھا چنانچہ صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ حائضہ عورت کو اس قدر مکروہ جانتے کہ نہ اس سے ملتے جلتے نہ اس کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے۔ حکیم الامت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس غلطی کی اصلاح کرنے کو عمل کرکے وہ حکمت بتلادی۔ جو پہلے اُن لوگوں کو معلوم نہ تھی۔

امید ہے ہمارے دوست ایڈیٹر المسلم اور ہمارے دیگر متقاضی احباب کو اسی قدر کافی ہوگا۔

مولوی ابو رحمت پھر بولے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جبل پور کے مباحثہ کے متعلق ہمارے مہربان اور خیر خواہ اسلام مولوی ابو رحمت میرٹھی نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے آریوں پر کوئی اعتراض نہ کیا نہ جواب دیا لہذا آریوں کی فتح ہوئی۔ اس کے جواب میں کثرت سے مضامین آئے یہاں تک کہ خاص جبلپور کے جلسہ کے منتظمین نے متفقہ ایک مضمون اہلحدیث مورخہ ۱۰ ستمبر میں شائع کرایا۔ کہ ابو رحمت کا بیان غلط اور محض حسد پر مبنی ہے۔ ابھی یہ سلسلہ جوابی ختم نہیں ہوا تھا کہ مولوی ابو رحمت پھر بولے۔ ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ آپکا مضمون کسی اسلامی اخبار میں نہیں چھپتا۔ بلکہ انہی مہربان قدردان آریہ اخبار "مسافر آگرہ" میں جگہ ملتی ہے۔

بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا

آہ ۔

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اور اسلامی اخبار اگر آپ کا مضمون نہیں لیتے مگر اہلحدیث تو اس خدمت کے لئے حاضر ہے۔ نیز اس دفعہ کا مضمون آپ کا بہت ہی لطیف ہے جو آپ کی بے بسی ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو مسافر سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین پڑھکر لطف اٹھادیں اس مضمون سے یہ سوال بھی حل ہوجائیگا کہ مولوی **ابو رحمت کو مرزا قادیانی سے کیا تعلق ہے**

بہر حال مضمون قابل دید ہے ۔ وہ یہ ہے:-

ناظرین تھوڑا عرصہ ہوا کہ جبل پور میں مابین آریہ سماج و اہل اسلام ایک مباحثہ ہوا تھا جس کی اصل حقیقت ہماری اور پادری نہلے صاحب کی خط و کتابت سے عیاں ہوچکی ہے جو عنقریب شائع ہونے والی ہے جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوگا کہ یا تو مولوی ثناء اللہ کا مباحثہ بند[1] ہوجاویگا یا اس قسم کے مباحثات تمام ہندوستان سے رخصت ہوجاوینگے گفتگو کرنے والے مولوی ثناء اللہ اور پنڈت دہرم بیر اور پنڈت لکشمی دت صاحب ایڈیٹر اخبار مسافر تھے۔ میں بھی سننے والوں میں تھا۔ مجھ سے مناظرے کے بعد رائے مانگی گئی تو میں نے صحیح اور سچی رائے لکھدی جو کہ مولوی صاحب کے خلاف تھی۔ مولوی صاحب نے اس کو مطالعہ فرماتے ہی سارا زہر مجھ پر ہی اگلا ہے نہ معلوم وہ کب سے بھرے بیٹھے تھے جو کہ کچے پھوڑے کی طرح ایکدم پھوٹ گئے اور گندگی ہی سے اُن کا اخبار بھر گیا مجھے اس بات کی شکایت تو نہیں کہ انہوں نے اس قدر بلا وجہ زیادتی کیوں کی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مولوی صاحب نے باوجود دانشمند ہونے کے دانائی سے کام نہیں لیا۔ اور خلق میں بدامنی پھیلانے کا باعث ہوئے[2] ہیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ آں جناب کشمیری ہیں۔ بھلا جب مولوی حاجی صوفی حضرت جماعت علی شاہ صوفی نقشبندی اور پیر مہر علی شاہ صاحب منطقی معقول صوفی وغیرہ جیسے فقراء اور جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی محدث اور جناب امام المسلمین مولانا

[1] شور بختاں بہ آرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ (اہلحدیث)

[2] یہ پولیس کی اصطلاح کہاں سے سیکھی؟ یا وہ روایت صحیح ہے جو عرصہ ہوا ہم نے ہر دوئی والوں سے سنی تھی۔

(اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

عبدالجبار صاحب جیسے عالم و فاضل اہلحدیث اور اعلیٰ حضرت مولانا حاجی حافظ احمد رضا خان صاحب بریلی جیسے حنفی اور جناب مسیح دوران[۱] مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے خلیفہ اول حضرت حکیم الامت[۱] مولانا نورالدین صاحب اور جناب صاحبزادہ صاحب مہدی وقت[۱] خلیفۂ ثانی جیسے جماعت احمدی کے بانی مبانی اور خود ان کا استاد و مربی مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری ان کے دست و زبان سے محفوظ نہ رہے تو میں کس کھیت کا بتھوا ہوں جو ان کی دست برد سے محفوظ رہوں یارہ سکتا ہوں انہوں نے میرے بارے میں جو کچھ لکھا ہے بہت کم لکھا ہے مجھے بہت زیادہ کی امید تھی اور کامل یقین تھا کہ وہ ایک جماعت کو بھڑکا کر اپنا ساتھی بناویں گے اس لئے ان کی ان تمام تحریرات کی پروا نہ کرتا ہوا ان کو ویسا ہی بزرگ مانتا ہوں جیسا کہ ریویو لکھنے سے پیشتر مانتا تھا - اور یقین کرتا ہوں کہ جسطرح مولوی صاحب کی بددعاؤں سے جملہ بزرگ مرقومہ بالا ترقی کر گئے ہیں ویسے ہی میں بھی ترقی کر جاؤنگا کیونکہ مولوی صاحب کی دعاؤں[۲] میں الٹی تاثیر ہے اور جب بزعم مولوی صاحب تمام دنیا کے سربر آوردہ میں اور جو ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے انکی تاویل تفسیر کو وحی نہیں مانتے سب ان کے مخالف ہیں تو میں ہی ان کا دوست کیسے ہو سکتا ہوں اور ایسے امام کی امامت کب روا ہو سکتی ہے کہ جس سے سب نالاں ہیں اور میرے سوا ایک بھی خوش نہیں۔

یہ سچ ہے:-

(۱) سچ کہدینا ہی آدھی لڑائی ہوتی ہے اور متکبر اور مغرور کے سامنے کہنا پوری لڑائی ہے۔

(۲) ہنر مند نشنیدہ ام عیب جو۔

(۳) میں کے گلے پر چھری مغرور و متکبر کا سر ہمیشہ ہی نیچا ہوتا ہے۔

(۴) رجوع شہادت مدعی کی کمزوری کی دلیل ہے۔

(۵) دعوے بےدلیل قابل تعمیل نہیں ہوتا۔

(۶) قانون شہادت کی رو سے مسلمان ہندؤں کے اور ہندو مسلمانوں کے گواہ ہو سکتے ہیں۔

(۷) سچی شہادت اور سچا ریویو منع نہیں ہے

(۸) بدامنی پھیلانا اور امن توڑنا ہماری گورنمنٹ اور خدا رسول کو پسند نہیں۔

(۹) مشہور شخصوں کے ساتھ بہت لوگ شامل ہو کر نقض امن کا باعث ہو جاتے ہیں اس لئے مشہور آدمی کو مفسدہ پردازی کا پیشوا نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۰) بالفرض ابکائیاں اگر بند نہ کی جائیں تو رفتہ رفتہ ہیضہ ہو جاتا ہے[۳]

اب ان باتوں پر غور کر لینے کے بعد ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ مجھے مفسدہ پردازی کے لئے کسی فرقہ کا پیشوا بننا منظور نہیں ہے اور نہ ہی ایسے مضمون شائع کرنے کا شائق ہوں کہ جس سے نقض امن ہو[۴]

مولوی ثناءاللہ صاحب کو یہ دھوکا ہوا ہے کہ وہ مجھے اپنے مخالفین کی جماعت میں کھڑا کرتے ہیں سچ جاننا میں ان کا مخالف نہیں ہوں بلکہ دلی دوست ہوں - مولوی ثناءاللہ صاحب فی الواقع دیوبند کے مدرسہ اسلامیہ سے تعلیم پائے ہوئے ہیں - دستار بندی کے جلسہ میں آپ بھی شریک تھے - ان کو فضیلت کی دستار اس لئے نہیں دی گئی تھی کہ انہوں نے پوری تعلیم اس مدرسہ سے نہیں پائی تھی اور چونکہ انہوں نے حنفیت چھوڑ دی تھی اس واسطے ان کو تقریر کا موقع وہاں نہیں دیا گیا تھا باوجودیکہ انہوں نے بہت بڑی کوشش کی تھی کہ تقریر کا موقع ملے[۵] - اور مولوی فاضل کا امتحان ہے اس وجہ سے میں ان کو مولوی فاضل بھی مانتا ہوں اور جتنی عزت ہونی چاہئے اس سے زیادہ کرتا ہوں آپ لاریب عالم و فاضل ہیں[۶] آپ بہت بڑے شعر گو ہیں لیکن شاعری میں کسی کے شاگرد نہیں - اس وجہ سے وہ دوسروں کے شعر سنایا کرتے ہیں اور اپنی خوش آوازی کے لئے عوام سے داد پایا کرتے ہیں[۷] - میں بھی ان کے شعر سنکر بڑا خوش ہوا کرتا ہوں - یہ بات ان میں خداداد ہے میں اس کی بھی عزت کرتا ہوں - آپ مقرر بھی ہیں تقریر پر لطف مخالفوں پر ہنستے ہنستے چٹکیاں لیتے جانا اور مزاح کی طولی آپ ہی کا حصہ ہے میں اس کی داد دیتا ہوں[۸] - آپ محرر بھی ہیں - آپ کی تحریر عجب انداز سے ہوتی ہے - ادہر آپ ایک کو جواب دیتے ہیں خطاب کرتے ہیں وہی جواب اور خطاب دوسروں کی دل آزاری کا باعث ہوتا ہے اور ایسی چالیں چلتے ہیں کہ دوسرے دو سننے والے آپس میں لڑ مریں - آپ مباحث بھی ہیں اور سب جگہ بقول ان کے وہی بلائے جاتے ہیں - بیچارے اکیلے کیا کیا کریں اور کہاں کہاں جائیں*

[۱] ناظرین یہ لفظ یاد رکھیں اس سے مولوی ابو رحمت کا اعتقاد معلوم ہوتا ہے (اہلحدیث)

[۲] دعا کس نے کی ہے کیا یہ اشارہ اپنے مسیح قادیان کی طرف کر رہے ہو؟ ہوش بجا کرو۔ (اہلحدیث)

[۳] کیسے بے جوڑ فقرے ہیں۔ (اہلحدیث)

[۴] بار بار نقض امن کہتے ہو سچ کہنا کہیں پٹے تو نہیں! (اہلحدیث)

[۵] جھوٹے پر لعنت لعنت سو بلکہ ہزار بلکہ بے شمار۔

[۶] ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ۔

[۷] آپ کی مہربانی۔ یہی تو باعث جلن ہے۔

[۸] بلکہ بقول آپ کے دوست ایڈیٹر مسافر کے ملاحظہ ہو مسافر ۲۷ - اگست (اہلحدیث)

* تم ساتھ ہو جایا کرو جیسے شیر کے ساتھ گیدڑ (منہ)

[illegible] اور دعاؤں کا ابطال [illegible] (۹۲۰)

AsliAhleSunnet.com

آپ شجاع بھی ہیں اور نہایت بیباک۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہردوئی کے لوگوں نے آپ کو انجمن میں مدعو کیا مسٹر ڈائینل صاحب بہادر سشن جج بھی بلائے ہوئے تشریف لائے آپ نے بھرے جلسہ میں جج صاحب بہادر کے برابر کھڑے ہو کر پبلک سے اپیل کی کہ آپ کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو ایمان بخشے اور آپ پکے مسلمان ہو جائیں۔ اور سوائے دو چار کے سب نے آمین کہا اب سشن جج صاحب لب نہیں ہلاتے اور مولوی صاحب اپنی اس جرأت پر پھولے نہیں سماتے (جج) وہاں سے جوں توں رخصت ہوئے اور آئندہ کو پھر نہ آئے۔ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے۔

پادری ہیسلے صاحب بہادر میں ضلعوں کے افسر ہیں اور عیسوی مذہب کے بڑے عالم ہیں آپ جبلپور کے مباحثہ میں پریزیڈنٹ تھے آپ پہلے دن اُن سے بگڑ بیٹھے۔ اور کہا اگر تم نہیں مجھے وقت دیتے تو پبلک فیصلہ دیگی۔ صاحب بہادر نے فرمایا میری پریزیڈنٹی میں پبلک کو فیصلہ دینے کا اختیار نہیں ہے آپ نے اُن کی ناراضگی کی پروا نہ کی اور پبلک کو مخاطب کیا۔ اس نے حکم دیا کہ علی الصباح آریہ صاحبان اور مولوی صاحب میرے بنگلے پر آویں آریہ صاحبان تو پہنچ گئے مگر مولوی صاحب نہ گئے اس لئے وہ اور بھی زیادہ ناراض ہوا مگر آپ نے اس کی کچھ پروا نہ کی بالغرض پریزیڈنٹ مسلمان ہوتا تو آپ اُسی کے در پر پڑے رہتے۔ مولوی صاحب سخی بھی ہیں جب میں نے مکان کے لئے پبلک سے اپیل کی تھی تو جناب خلیفۃ المسیح نے للعٰلمین کے اور مولوی صاحب نے بھی چندہ ارسال فرمایا تھا جو کہ نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا اور چندہ کی فہرست میں چھاپا گیا تھا۔

مولوی صاحب میرے پاس اپنا بیش بہا اخبار بلا قیمت بھیجتے ہیں میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مولوی صاحب میرے مضامین اکثر چھاپتے رہتے ہیں چنانچہ مضمون جغرافیہ و تواریخ وید آپ کے اخبار میں تھوڑا تھوڑا کر کے چھاپا جا رہا ہے اور یہی بہت سا حصہ اُن کے پاس جمع ہے (پرچہ اہلحدیث مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۱۵ء ملاحظہ ہو)

مولوی صاحب کے مراسم مجھ سے بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں اور حد سے زیادہ بے تکلفی ہے چنانچہ جب دارالامان قادیان* کو جایا کرتا ہوں تو آتے جاتے دو دو تین تین دن تک آپ کے یہاں فروکش ہوا کرتا ہوں۔ آپ بڑی ہمت سے تکلفانہ مہمان نوازی کیا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب بڑے مقنن ہیں۔ آپ کے پاس جو کوئی مضمون بغرض اندراج اخبار بھیجا جاتا ہے تو اس کو کاٹ چھانٹ کر چھاپتے ہیں اس میں جناب کو اتنی محنت پڑتی ہے کہ نیا لکھنے کے برابر ہو جاتا ہے۔

جب میں ہردوئی میں تھا تو محض ایک کارڈ لکھ ڈالنے پر مولوی صاحب میوہ جات بطور تحفہ کے ٹوکری بھر لائے تھے۔ اور احمد اللہ درزی کے سر پر رکھکر ہمارے گھر بھجوائے تھے۔

مولوی صاحب مفسر بھی ہیں اس تفسیر کی رو سے آپ کا اہلحدیث ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ امرتسر کے اور پنجاب کے علماء[۳] اُن کو اہلحدیث کے مذہب پر نہیں قرار دیتے۔

پچھلے دنوں مولوی عبدالحق غزنوی نے ایک کتاب چھاپی تھی اُس کا نام رکھا تھا الاربعین فی ان ثناء اللہ لیس علی مذھب المحدثین بل ھو... جس کے معنے یہ ہیں کہ مولوی صاحب کا مذہب محدثین کا مذہب نہیں کسی اور فرقے کے تابع ہیں۔

مولوی صاحب کے طرز عمل سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کا دل ویدوں کو مانتا ہے وہ اس کے گرویدہ ہیں چنانچہ اُنہوں نے امسال مباحثہ جبلپور میں ویدوں کو اعتراضوں سے بچایا[۲] یعنے نہ خود اُسپر کوئی اعتراض کیا اور نہ اوروں کو اُسپر اعتراض کرنے دیا باوجودیکہ تین دن دوسری جانب سے مطالبہ ہوتا رہا۔ مولوی صاحب کے دل میں رسول اللہ صلعم کی محبت ہے تو سہی مگر اتنی ہی ہے کہ جتنی اُرد پر سفیدی ہوتی ہے۔ آپ اُن کی توہین سنکر اندوہگین نہیں ہوتے چنانچہ مباحثہ جبل پور میں کروائی۔ بالغرض طعنہ آمیز جواب نہ دیتے تو مخالف آں سرور دین کی توہین نہ کرتا عہ

مولوی صاحب نے جبل پور میں سب سے زیادہ مباحثہ کیا۔ پہلے دن پریزیڈنٹ سے لڑ پڑے۔ دوسرے دن مینھ برس گیا تیسرے دن کلمات توہین سنکر فریقین کے دل بھر گئے۔ مگر پھر بھی فتح مولوی صاحب ہی کی ہوئی۔ اور مولوی صاحب نے جو ویدوں پر اعتراض نہیں کیا اس کی وجہ وہی تھی کہ ان پر آپ کا دل ایمان لا چکا ہے پس زبان سے اقرار کی دیر باقی ہے آریہ لوگ صبر کریں اب آیا کہ آیا۔ چنانچہ وہ اکثر یہ شعر پڑھکر آریوں کو سنایا کرتے ہیں کہ ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں صفائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

---

۱ یہ سب واقعات جمع کرکے رپورٹ مرتب کی ہوگی بہت اچھا کیا جرم؟

۲ ناظرین یہ لفظ پھر یاد کیجئو۔ (اہلحدیث)

۳ اُن علماء کی فہرست تو بتلائی ہوتی۔ (اہلحدیث)

۲ مباحثہ سننے والے یا میری تحریرات کو دیکھنے والے آپکے کذب و افترا کو مان لیں گے؟ (اہلحدیث)

* جیسے آپ قادیان میں (منہ) ۵ جو بوجہ بے لطف ہونے کے بند کیا گیا (منہ) عہ ان فضول باتوں کے جوابات خود جبلپوری صاحبان نے کافی دیدئیے ہیں۔ (اہلحدیث)

رسوم اسلام حصہ [illegible] (۱۲۱)

AsliAhleSunnet.com

قرآن پر جو اعتراض ہوئے وہ اُن کے مسلک کے موافق تھے اس واسطے اُن کا جواب نہیں دیا لیکن مولوی ابو رحمت جی اُن کے دل کی بات نہیں سمجھتے تھے وہ بار بار یونہی تقاضا کئے گئے۔

ملاجی طیب علی بھی تقیہ کے قائل ہو گئے۔ کہ تقیہ کر کے اپنا مذہب چھپا لیا اور سوالوں سے ابو الحکم سے پیچھا چھڑا لیا۔ میں بھی اس پر صاد کرتا ہوں۔ مولوی صاحب مجھ ایسے مخلص دوست پر کیوں خفا ہیں اور کب سے خفا۔

ایڈیٹر ۔ اس سے آگے بھی تھوڑا سا مضمون اسی قسم کا ہے۔ ناظرین کے ملال خاطر کے خوف سے چھوڑ دیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مولوی ابو رحمت کا مذہب کیا ہے اور وہ کہاں تک اسلام اور اہل اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ خدا ان کا انجام بخیر کرے۔

اس کے ساتھ ہی ان کے مضمون پر ریویو ملاحظہ فرمائیے۔

مولوی ابو رحمت کا ریویو اور اُن کے مذہب پر میرا ریویو

از جناب مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

---

۸ شوال کے پرچہ میں اُن کا ریویو مع جواب درج ہوا ہے۔ یہ ریویو آنہوں نے آریوں کی خوشامد اور جبلپور میں اپنی دال نہ گلنے ؟ یا مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں اپنی کس میرسی کی خفت مٹانے کیلئے۔ تحریر کیا ہے ہم چونکہ اُن کے مذہب اور روش سے بخوبی واقف ہیں اس لئے ریویو پر نظر پڑتے ہی تاڑ گئے۔

مولوی ابو رحمت کے لئے لفظ مولوی استعمال کرنا گو اس لفظ کی مٹی پلید کرنا ہے مگر محض اپنے اخبار کی متانت میں فرق نہ ڈالنے کے لئے ہم مجبور ہیں کہ اس لفظ کو استعمال کریں۔ ورنہ ہمیں اُن کا مولوی ہونا جب سے ہی معلوم ہے کہ وہ مدرسہ الٰہیات کے پروفیسر بنے تھے اور وہاں اپنی ہمہ دانی کے دعاوی کا ترانہ چھیڑے ہوئے تھے جس سے چند ہی دنوں کے بعد جب اُن کی ہمہ دانی کھلی تو علیحدہ کئے گئے۔

ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبد الوہاب صاحب مقیم کانپور سے آپ نے مشکوٰۃ مترجم مانگی۔ مولوی صاحب نے معہ ا بھیجدی تو آپ نے خفا ہو کر واپس کر دی معلوم ہو گیا کہ آپ مولوی ہیں۔

مولوی ابو رحمت کے ریویو پر اگر آریہ فخر کریں تو یقیناً بجا ہے ع

کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

مگر غالباً اُن کی ہمدردی مہاشہ دہرمپال کی ہمدردی سے فوقیت نہیں لیجا سکتی۔

خود غرضوں اور خوشامدیوں کی باتوں پر بھول جانا سادہ لوحوں کا کام ہے۔ اگر ممبران آریہ سماج اپنی سادگی میں اس درجہ بڑھ گئے ہیں کہ وہ مہاشہ دہرمپال سے سبق نہیں حاصل کر سکتے اور مہاشہ دہرمپال کے زخموں کو اس قدر جلد بھول گئے تو ہمیں کسی قسم کا افسوس نہیں۔

مولوی ابو رحمت نے مسافر کو لکھا ہے کہ اُن کا یہ ریویو رسالہ کی پشت پر جلی حرفوں میں شائع ہو۔ اور اخبار میں مکرر سہ کرر شائع کرا دیجئے۱؎ جس سے یہی کھلتا ہے کہ یہ حضرت اپنی شہرت کے بھوکے ہیں۔ عمر گزر گئی مسلمانوں کی خدمات کرتے، دوڑتے ہر جگہ پہنچے۔ مگر افسوس جو غرض اصلی تھی پوری نہ ہوئی۔ نہ شہرت ہوئی نہ کچھ معتدبہ وصول ہوا۔ بلکہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں کوئی بات بھی نہیں پوچھتا۔ تو کیا اب آریہ سماج کی خوشامد کر کے۔ اس کو جلی حرفوں میں شائع کرا کے مکرر سہ کرر چھپوا کر بھی وہ غرض پوری نہ کیجائے ؟

پھر لکھا ہے کہ جب خدا نے آریہ کو فتح دی تو مجھے سچ لکھنے میں کیا تامل ہے میں تعصب کر کے کیوں گنہگار بنوں یہ صداقت کا اظہار ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ بڑے راست گو بے تعصب اور منصف مزاج ہیں۔ مگر ابھی کل کی بات ہے کہ ایک شخص نے صرف یہ سوال کیا تھا کہ آپ نے مرزا قادیانی کی ؟ اور کیا آپ اُن کے مداح اور معتقد ہیں ؟ اسکا جواب دیتے وقت نہ راست گوئی کا خیال آیا نہ منصف مزاجی کا۔ بلکہ حیلہ سازوں کی طرح یہ بات بنائی کہ سات برس کے بعد تم نے یہ اعتراض کیا ہے لہٰذا اس کے جواب کیلئے چودہ برس چاہئیں۲؎ ناظرین ملاحظہ فرمائیں یہ ہے آپ کی راست گوئی اور اظہار صداقت کی ایک ادنے مثال۔

دوسرے جب آپ میں اتنی جرأت اور راست گوئی تھی تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو کیوں لکھا کہ میں نے مسافر کا پرچہ نہیں دیکھا یہی صداقت اور یہی بہادری تھی۔ صاف کہدیا ہوتا کہ ہاں۔ میں نے لکھا ہے۔

پھر لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حکمت عملی سے اپنا میر مناظر ہونا طے کر لیا تھا۔ کیوں صاحب یہی راست گوئی ہے ؟ ایسا جھوٹ بول کر سچے بنتے ہو ؟ شاباش !

ہندوستان بھر کے مسلمانان اہل سنت بلکہ غیروں کی بھی چہر نگاہیں لگی ہوئی ہیں جس کی بات سننے اور صورت دیکھنے کے ہزاروں مشتاق ہیں جس کے اپنے اپنے جلسوں میں بلانے کے صدہا متمنی ہیں جس سے سب متفق ہو کر یہی کہتے ہیں سے

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

انہیں غرض کیا تھی کہ حکمت عملی کرتے۔ حکمت عملی تو وہ کرے جس کی کوئی بات نہ پوچھے جس سے اپنے پرائے سب متنفر ہوں۔

چنانچہ مثلاً کانپور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ جونپور بنارس وغیرہ وغیرہ شہروں کے مسلمان موجود ہیں۔ جو ہر سال سیکڑوں کوششیں مولانا کے بلانیکی کرتے ہیں اور نہ آنے پر سال بھر تک ملول رہتے ہیں۔ شکایات کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں آپ

۱؎ مسافر نے اس درخواست کو لغو جان کر رد کر دیا افسوس (ایڈیٹر)

۲؎ اب تو یہ سوال بھی حل ہو گیا۔ گزشتہ مضمون ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

اپنے کو خیال کیجئے کہ ایک دفعہ صداقت الاسلام فیض آباد میں بلائے گئے تھے چھ سات سال ہوئے پھر کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ آپ کون تھے[1] اور کہاں ہیں بلکہ زمانہ ورود میں ارکین انجمن متمنی تھے کہ آپ کہیں جلد یہاں سے تشریف لیجاویں تاکہ وہ بلا جو دورویہ آدمیوں کی باتوں سے آتی ہے دفع ہو۔ نیز وعظ کے بعد چندے کا دست سوال دراز کرنا بھی سب کو رکھ گیا اور آج تک یاد ہے اں حضرت وہ چندہ بھی کسی مسجد۔ مدرسہ یا انجمن کے لئے نہ تھا بلکہ خود ذات خاص کے لئے تھا۔

پھر لکھا ہے کہ "میں بے خبر شامل ہوا" ای جناب آپ کیا اور آپ کا شامل ہونا کیا؟ آپ اپنے کو جو چاہیں سمجھیں بقول ؏

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔

ہمارے نزدیک تو مولانا ثناء اللہ شیر اسلام کے نام کے ساتھ آں جناب کا نام لینا مولانا کی سخت توہین ہے جس کو دنیائے اسلام نے شیر تسلیم کر لیا ہے وہ۔ آپ کی مدد کا محتاج ہو چہ خوش؟

مولانا نے اگر آپ کی بات نہ پوچھی جس کو آپ ہوا کے گھوڑے کی سواری سے تعبیر کرتے ہیں تو کوئی بیجا بات نہ تھی۔ ورنہ مولانا تو مولوی محمد ابو القاسم سلمہ اللہ وغیرہ سب کی باتیں پوچھتے اور سنتے اور شَاوِرْهُمْ پر عمل کرتے رہے۔ مگر بات یہی ہے کہ جو قابل کلام ہوں انہی سے بات کی جاتی ہے۔

دوسری بات جو مولانا کی قوت ایمانی اور فراست کی کامل دلیل ہے حدیث میں ہے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے۔ مولانا نے آپ کو تاڑ لیا تھا کہ آپ آریوں کے بھیدی اور ان کے محرم[2] ہیں اس لئے بحکم لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا آپ کی بات نہ پوچھی بلکہ پاس بھی نہ بھٹکنے دیا۔ کہئے حضرت کیسی ہوئی؟

اگر خدانخواستہ مولانا پر قادیان کا کچھ اثر ہوتا تو وہ اس دانائی کو اپنے الہام کی دلیل بتاتے اور مولوی ابو رحمت کی ایک سچائی یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ ان کا آرگن مسافر تو لکھ رہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعتراض کیا اور اس اعتراض کو مسافر میں نقل بھی کیا ہے اور آپ لکھتے ہیں "اور خود اُن پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا۔ باوجودیکہ وہ ہر روز بار بار تقاضا کرتے تھے کہ آپ آریہ مذہب پر اعتراض کریں" یہ صاف اس مثل کا مصداق ہے "من چہ گویم و طنبورہ من چہ گوید"

پھر لکھا ہے کہ "مولوی ثناء اللہ صاحب کی غرض بے شک فتح اسلام تھی لیکن اس کی تہ میں ایک بہت بڑا صنم چھپا بیٹھا تھا کہ وہ اس کے ذریعہ فخر کل بننا چاہتے تھے" میں کہتا ہوں وہ فخر کل پہلے ہی سے ہیں بننا چاہنا کیسا؟ اگر وہ فخر کل نہ ہوتے تو آپ پر یہ حسد کا بھوت سوار ہو کر رسوائے جہاں کیوں کرتا؟ اور آریوں کا رازدان کیوں بناتا۔ جب آپ نے دیکھا کہ مولانا کے مقابلہ میں کسی طرح فروغ نہیں ہو سکتا تو اب دوسرا دروازہ دیکھنے کی سوجھی۔

کہئے حضرت اگر آپ کا یہ ریویو صداقت کا اظہار ہے تو اس کی تہ میں حسد اور اپنے پیٹ کی فکر کے دو بڑے بڑے صنم کیسے چھپے بیٹھے ہوئے ہیں؟ اچھا آپ شیخ سعدی کا یہ حکیمانہ شعر سن لیجئے اور صبر کیجئے ؎

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

(خاکسار شمس محمدی پریسیڈنٹ انجمن صداقت الاسلام فیض آباد۔)

معذرت شیخ احمد اللہ صاحب ہردوئی مولوی ابو رحمت کے پڑوسی اور خاص رازدان ہیں اُن کا ایک مضمون بہت مفصل آیا ہوا ہے جس میں سے تھوڑا سا ۱۲ ستمبر کے پرچہ میں درج ہوا تھا۔ شیخ صاحب اگر اپنے دوست کو معاف فرما دیں تو ہم اُس مضمون کو درج نہ کریں ورنہ اگر وہ اُن کو سزا ہی دینا چاہتے ہیں تو ہم بھی مجبور ہوں گے۔ (ایڈیٹر)

[1] خاص ہردوئی میں جہاں آپ کا مکان ہے ایام جلسہ میں باوجود موجود ہونے کے کس نے پرسد کہ بھیّا کون ہو تین ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو +

[2] جناب آپ بھی غضب کے تاڑ باز ہیں (ایڈیٹر)

حضرت ابراہیم کے جانوروں پر آریوں کا اعتراض

قابل توجہ علمائے کرام

قرآن مجید میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں چار جانوروں کا ذکر آیا ہے اسپر آریہ اخبار مسافر آگرہ حسب ذیل اعتراض کرتا ہے:۔

چار جانوروں کا طلسم وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ الخ (ترجمہ) اور جب کہا ابراہیم نے اے رب دکھا مجھکو کیونکر جلا دیگا تو مردے۔ فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا۔ کہا کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو۔ فرمایا تو پکڑ چار جانور اُڑتے۔ پھر اُن کو ہلا اپنے ساتھ۔ پھر ڈال ہر پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا۔ پھر اُن کو پکار کہ آویں تیرے پاس دوڑتے اور جان لے کہ اللہ زبردست ہے غالب حکمت والا۔

تنقید۔ اس آیت میں ایک پرانے طلسم کا ذکر ہے طلسم تو لوگ آج کل بھی مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس طلسم میں خصوصیت موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ حیرت انگیز واقعہ خود ذات باری کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مفسرین کا قول ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے مردہ کو بچشم خود زندہ ہوتے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو حکم ہوا کہ اے ابراہیم تو چار جانور۔ کبوتر۔ مرغ۔ مور۔ اور کوا اپنے پاس جمع کر۔ ان چاروں جانوروں کو ہاتھ میں لے۔ اور ان کی صورت و شکل کو اچھی طرح پہچان لے۔ بعدہٗ ان چاروں جانوروں کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے اور بوٹیاں کر ڈال اور پھر

شائع شدہ ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر (۱۹۲۳)

AsliAhleSunnet.com

سب کو ملا جلا کر ایک جگہ جمع کرلے اور چاروں کے سر اپنی مٹھی میں لے۔ پھر اپنے گرد تمام پہاڑوں پر ان ٹکڑوں کو پھینکدے اور تھوڑے سی فاصلہ پر کھڑا ہو کر اُنہیں آواز دے وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور اُن چاروں کے اعضاء کو مختلف پہاڑوں پر پھینکدیا اور سر ہاتھ میں لیکر پہاڑوں کے بیچ میں کھڑے ہوگئے اور آواز دینی شروع کی۔ قدرت خدا کہ آواز دیتے ہی تمام اعضاء پہلے ایک دوسرے سے مل گئے اور پھر زمین پر اپنے بدن کی طرف دوڑنے لگے اور اس طرح پر تمام جانور اپنے سروں سے ملکر صحیح و سلامت ہوگئے۔

اس میں شبہ نہیں کہ خدائی عظمت و حکمت کے جتلانے کے لئے اس قسم کے فرضی قصص نہایت مفید ہوا کرتے ہیں۔ اور عقلاء عوام کو سمجھانے کے لئے ہمیشہ اس قسم کے قصص سے کام لیتے چلے آئے ہیں اور غالباً لیتے چلے جاویں گے لیکن بد قسمتی سے اگر کوئی شخص ایک عرصہ دراز گزر جانے کے بعد یہ کہنے لگ جاوے کہ یہ قصص سب سچے ہیں تو یقیناً وہ شخص اُن قصص کی اصلی قدر و منزلت گھٹانے والا ہے پس علم و عقل مقتضی ہیں کہ یہ قصص جس لائٹ میں لکھے گئے ہیں۔ اسی لائٹ میں سمجھے جاویں۔

لیکن بایں ہمہ اگر کوئی شخص اس امر پر مصر ہو کہ نہیں مذکورہ بالا قصص جو ایک الہامی کتاب میں درج ہے کیسے غلط ہو سکتا ہے ضرور ماننا ہوگا وہ لفظ بلفظ سچ ہے تو ہم نہایت ادب سے اپنے قابل مقابل ابشر طیکہ کوئی ہو اور وہ کہنے کی جرأت کرے جس کی ہمیں امید نہیں) سے عرض کرینگے کہ محبت من؟ پہلے تو جناب اس امر کا ثبوت پیش کیجئے کہ قرآن الہامی ہے۔ کیونکہ جو چیز خود محتاج ثبوت ہے وہ ایک دوسری شے کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارے مسلمان بھائیوں کی یہ ایسی فاش غلطی ہے جس کو ہمنے اکثر بڑے بڑے علماء کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے بعد ہمارا سوال ہوگا کہ بعدہٗ کوئی شہادت پیش ہونی چاہیئے۔ جس سے ایک منکر اسلام بھی ایسے ناقابل اعتبار قصص پر اعتبار کرنے کے لئے طیار ہو سکے کیونکہ اسلام کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ قرآن شریف تمام دنیا کے لئے نازل ہوا ہے لیکن کیا محض قرآن میں ایک قصہ لکھدینے سے ایک منکر اسلام یہ مان لیگا کہ ہاں ضرور۔ ہو نہو خدا نے حضرت ابراہیم کی یہ آرزو پوری کی ہوگی۔ شق دوم۔ تیسرے درجہ پر ہمارا وہی پرانا سوال ہے۔ کہ آخر خدا نے ان معجزوں کا دروازہ حضرت انسان پر آج تیرہ سو برس سے کیوں بند کیا ہوا ہے۔ اور آخر یہ دروازہ کب کھلیگا؛

اہلحدیث - اس سوال کو ہم نے علماء کرام کے سامنے اس لئے رکھا ہے کہ ہم اس آیت کی یہ تفسیر جس پر سوال مبنی ہے صحیح نہیں جانتا کیونکہ الفاظ قرآنی کے علاوہ جو قصہ اس کے متعلق نقل ہوتا ہے وہ نہ تو حدیث مرفوع ہے نہ معتبر روایت سے ثابت ہے۔ میری تفسیر پر اُس کا یہ اعتراض نہیں۔ چنانچہ اس امر کے متعلق اُس کو خود اعتراف ہے۔ چنانچہ آگے نقل ہوتا ہے۔ ہاں جو حضرات اس تفسیر کو صحیح مانتے ہیں وہ پہلے اپنی مسلمہ روایت کی صحت کسی قوی دلیل سے ثابت کریں پھر مسافر کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ اہلحدیث اُن کو شائع کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔

ہاں میری تفسیر کے متعلق مسافر خود لکھتا ہے کہ:۔

"قرآن شریف فرقان حمید کی مذکورہ بالا عبارت سے جو موشگافیاں مفسرین نے کی ہیں اُن کو اگر بغور دیکھا جاوے تو عبارت سے ظاہر نہیں ہوتیں۔ قرآن میں نہ کہیں اُن کے ذبح کرنے کا ذکر ہے اور نہ کہیں اُن کے ٹکڑے کرنے میں کوٹنے کا ذکر ہے بلکہ اگر متجسس اور دقیقہ رس نگاہوں سے دیکھا جاوے تو عبارت قرآن سے بھی صرف اس قدر معجزہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے چار پرندوں کو پالا اور اُن کو مختلف پہاڑوں پر چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرت ابراہیم کی آواز سنکر واپس اُن کے پاس چلے آئے آیت بھر میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں ہے جس سے اُن کے ذبح ہونے یا ٹکڑے ہونے کا پتہ چلتا ہو ہاں بعض علماء لفظ جُزْءً کو دیکھکر اُن کے اعضاء سمجھ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ راقم کی مراد اُس مجموعے کے جزو سے ہے۔ پس ایسی صورت میں آیت کا مطلب صاف اور صریح ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے چار جانور پالے اور بعدہٗ ان کی آواز پر یہ جانور چلے آئے!"

اہلحدیث - باوجود اس اعتراف کے کہ قرآن مجید کی عبارت میں اس قصہ کا ذکر نہیں۔ مسافر کا شروع تنقید میں یہ کہنا کہ

"اس آیت میں ایک پرانے طلسم کا ذکر ہے جھوٹ اور افترا نہیں تو کیا ہے۔ ہاں یوں کہتا کہ اس آیت کے متعلق بعض تفسیروں میں ایک طلسم کا ذکر ہے تو شائد افترا نہ ہوتا۔"

علمائے کرام توجہ کرکے مسافر کا جواب دیں تاکہ اس آیت کی تفسیر منقح ہو جائے +

قادیانی مشن

"اہانت کا الہام"

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کو بعض الہام بصورت امور عامہ ہوا کرتے تھے۔ مثلاً "تخرج الصدور الی القبور" بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جاوینگے۔ کون ہے جو اسکی تکذیب کرسکے بحالیکہ جناب مرزا صاحب اور مولوی نورالدین صاحب نے اسی الہام کی تصدیق کرانے کو اپنی عزیز جانیں قربان کردیں کیا پھر بھی کوئی مخالف ایسا ہی سخت دل ہٹ دھرم ہوگا جو اس الہام کی تصدیق نہ کرے۔ ہرگز نہیں اگر ہوگا تو قابل خطاب نہ ہوگا۔ دوسرا الہام آپکا یہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

انی مھین من اراد اھانتک

AsliAhleSunnet.com

(خدا فرماتا ہے) میں (خدا) ذلیل کرونگا اُسکو جو تجھ (مرزا) کو ذلیل کرنے کا ارادہ کریگا۔

جبل پور کے مباحثہ پر جو مخالفوں کی طرف سے آواز اٹھائی گئی کہ ثناءاللہ اس مباحثہ میں ناکام رہا تو قادیان میں گویا عید ہوگئی۔ اخبار الفضل قادیان نے جھٹ سے ایک مضمون لکھا کہ مولوی ثناءاللہ کی ذلت اس الہام کے ماتحت ہے چونکہ یہ شخص ہمارے حضرت اقدس کی توہین کرتا ہے۔ اس لئے خدا نے اُس کی توہین کرائی۔

اس کا جواب اہلحدیث ۲۷ اگست میں دیا گیا۔ میں اگر توہین کرنے والا تھا تو آریہ کیا مرزا کی تعریف کرنے والے تھے جو بقول تمہارے کامیاب ہوئے۔ نیز یہ الہام تو اُس کام اور مقام کے لئے ہے۔ جس میں فاعل کی نیت ...... مرزا کی توہین کرنا ہو جیسے رامپور یا لدھیانہ کے مباحثہ میں میری نیت تھی۔ جبل پور میں مرزا کی توہین کا کسی کو ارادہ بھی نہ تھا نہ اس کا ذکر مذکور تھا۔ حالانکہ رامپور اور لدھیانہ میں اہانت کرنے والوں کی عزت ہوئی۔ مگر جبل پور میں اس الہام نے اپنا جلوہ دکھایا چہ خوش!

اس کا جواب الفضل نے ۱۲ ستمبر کے پرچہ میں دیا ہے۔ مگر تعصب اور ندامت سے آنکھیں بند کرکے اصل مطلب سے بہت دور ہٹ کر۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے اس الہام کا محل نزول مقرر کرتے یعنی یہ بتلاتے کہ من اراد اھانتک کیا بتلاتا ہے۔ ہمارا دعوٰے ہے کہ اس عبارت کے معنے بشرطیکہ کسی بلیغ کے منہ یا قلم سے نکلی ہو یہ ہیں کہ تیرا دشمن جو تیری اہانت کا کام کرنے کا ارادہ کرے گا میں (خدا) اُسی کو اُسی کام میں ذلیل کرونگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اسی کے ہم معنے یوں آیا ہے وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ (کفار نے حضرت ابراہیم کے حق میں فریب کرنے کا ارادہ کیا ہم (خدا) نے اُنہی کو ذلیل کیا)

پس اس طریق سے جو منہاج نبوت ہے عبارت مذکورہ کے یہ معنے ہونگے کہ جو کوئی مرزا کی توہین کا کام کریگا خدا اُس کو اُسی کام میں ذلیل کریگا۔ اس اصول بلاغت کے بموجب چاہئے تھا۔ کہ رامپور اور لدھیانہ بلکہ ملسیان اور سرانوالی وغیرہ مقامات میں اس کا اثر ظاہر ہوتا جہاں افسوس کہ برعکس ہوا۔ ہوا تو (بقول اُن کے) جبل پور میں ہوا جہاں خالص اسلام اور کفر کا مقابلہ تھا۔

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

ہاں رامپور اور لدھیانہ کی فتوحات کی بابت الفضل نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ رامپور اور لدھیانہ میں بھی اہل بصیرت کے نزدیک ہماری ہی فتح ہوئی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم قادیانی مشن کو ہمارے مقابل میں ایسی فتوحات ہمیشہ دیا کرے جیسی رامپور اور لدھیانہ میں دی ناظرین کہیں (آمین)

ایڈیٹر الفضل کے حال پر ہمکو بہت عرصہ سے رحم آیا کرتا ہے کہ اس کے دماغ میں سمجھ نہیں یا دانستہ تجاہل کرتا ہے۔ نمونہ کے لئے اس کی ایک عبارت اُس کے اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جو اس سوال کے جواب میں ہے کہ میں اگر مرزا کی اہانت کرنے والا تھا تو آریہ کیا اعانت اور تعریف کرنے والے تھے پھر بقول تمہارے وہ کامیاب اور میں ناکامیاب کیوں ہوئے۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر الفضل لکھتا ہے :-

ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کسریٰ کا جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا جانا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے یا نہیں۔ اور اس طرح کسریٰ کے قتل کی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ اگر اس سے آنحضرت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور واقعہ میں آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی تو کیا کسریٰ کا بیٹا آں حضرت صلعم کا اپنے فعل سے معاون ہوا یا نہیں۔ پس اگر کسریٰ کے بیٹے کا اپنے باپ کو کافر ہونے کی حالت میں قتل کرنا آں حضرت صلعم کی صداقت اور پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذریعہ تھا تو آپ کا آریوں سے زک اُٹھا کر ذلیل ہونا کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی پیشگوئی انی مھین من اراد اھانتک کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے پھر کیا بغداد کے مسلمانوں کا صفایا ہلاکو خان نے نہیں کیا تھا جو ایک کافر قوم کا سردار تھا کیا اس کے ذریعہ مسلمانوں کو ہزیمت نہیں ہوئی تھی۔ غور کیجئے۔

اہلحدیث۔ ہم الفضل کے لائق ایڈیٹر سے اتنا پوچھتے ہیں کیا آپنے قسم کھا رکھی ہے کہ مخالف کی بات چاہے سمجھیں یا نہ سمجھیں جواب دیدیا جائے۔

سنئے محمدی پیشگوئی کسریٰ کے صرف قتل سے متعلق تھی اُس کے قاتل کی نوعیت یا تعیین سے کوئی واسطہ نہ تھا نہ ذکر تھا۔ یہاں محض میری یا کسی مخالف کی عام ذلت کا الہام نہ تھا بلکہ من اراد اھانتک (جو مرزا کی توہین کرنے کا ارادہ کرے اُس فعل اور مقام میں اُس کی ذلت ہوگی۔) اسلئے وہاں کسریٰ کے قتل سے محمدی پیشگوئی پوری ہوگئی اور جبل پور میں مرزا کا الہام بے تعلق ہے کیونکہ وہاں پر جو کام تھا وہ مرزا کی توہین کا نہ تھا۔ اگر مخالف کی محض مخالفت کا لحاظ کیا جائے تو دونوں (مسلمان اور آریہ) قادیانی مشن کے مخالف تھے۔ پھر کیا وجہ کہ ایک تو الہام کا مورد ہو کر ذلت اُٹھائے دوسرا جو اُس سے سخت ترین مخالف ہے وہی میدان میں عزت پاوے۔ کیا یہ کسی دانا کا کام ہو سکتا ہے بغداد میں ہلاکو خان مغل کے قتل عام کا ذکر میں نہیں سمجھا کس غرض کے لئے کیا گیا۔ بجز اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی بھی چونکہ مغل تھے اُن کے بزرگوں کا نام ظاہر کیا ہوگا۔ اور تو کوئی مطلب نہیں واللہ اعلم

(۹۲۵)

AsliAhleSunnet.com

مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ

پنجاب میں سرکاری طور پر مشرقی علوم کے دو صیغے تھے - فارسی اور عربی - فارسی کے درجے منشی - منشی عالم اور منشی فاضل تھے - عربی کے درجے مولوی - مولوی عالم - مولوی فاضل - پہلے ان دونوں درجوں میں سے اوپر کے درجے والوں کو قانونی جماعت مختاری میں لیا جاتا تھا - کچھ عرصہ ہوا چیف کورٹ پنجاب نے مختاری کا صیغہ مطلقاً بند کر دیا ہمیں تب ہی سے خطرہ تھا کہ ان دونوں صیغوں پر اثر پہنچے گا کیونکہ منشی فاضل اور مولوی فاضل میں سے بعض لوگ قانونی لائن میں جا کر پیٹ پروری کیا کرتے تھے - جب یہ بھی نہ رہا تو شوق کم ہو گیا - مگر اب کی دفعہ جو مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ نکلا ہے اس نے تو اور بھی کمر توڑ دی ۲۷ داخل شدہ لڑکوں میں سے کل ۳ کامیاب ہوئے الامان - امتحان کی سختی اور نوعیت پر معزز ہمعصر زمیندار نے بہت لکھا ہے جس سے اس خیال کو قوت ہوتی ہے کہ مشرقی علوم کے دونوں صیغے عنقریب عدم نہیں تو کالعدم ضرور ہو جائیں گے - انا للہ -

ایک معزز حافظ عالم اور مدعی حنفی المذہب کا آزادانہ اعتقاد

مولانا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گزارش ہے کہ ذیل کی تحریر حقیر کو اپنے پیارے اخبار گوہربار میں اہل اسلام کی آگاہی کے لئے درج فرما کر ممنون فرمائیے

وھو ھذا

عید الفطر کے بعد دوسرے روز رات کے وقت یہاں ایک دوست کے ہاں مجلس مولود منعقد ہوئی جس میں بعد رسمی بیانات کے ایک معزز مسلمان حنفی المذہب نے پلیٹ فارم پر قدم رنجہ فرماتے ہی حاضرین کو مخاطب کر کے بزور فرمایا کہ میں ایک آزاد آدمی ہوں - آزادانہ ہی اپنا اعتقاد بیان کرونگا - اس قسم کی تھوڑی سی تمہید کے بعد فرمایا - میرا اعتقاد بلکہ یقین ہے کہ مجالس مولود (خواہ ایک ہی رات ایک ہی وقت میں متعدد شہروں میں منعقد کیوں نہ ہوں) میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود ہر ایک مجلس میں تشریف لاتے اور درود سنتے ہیں لہذا قیام لازمی بلکہ واجب ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی زہر اگلا کہ جو لوگ حاضری اور قیام کے منکر ہیں وہ محض ناواقف اور لاعلم ہیں - مگر مدعی حنفی المذہب صاحب نے کمال ہوشیاری اور پالیسی سے اپنے اس بے سروپا آزادانہ اعتقاد کے ثبوت میں نہ کوئی آیہ کریمہ نہ ہی حدیث نبوی اور نہ ہی کوئی قول امام ہمام ابو حنیفہ بیان فرمایا - کیونکر فرماتے اور کہاں سے - دال میں کالا تھا اور تعصب اور امام ہمام کے اصلی مذہب سے بےخبری کی خندق میں مدہوش تھے - ہاں اثنائے بیان میں صرف اتنا فرمایا کہ مشکوٰۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث ہے کہ درود پہنچایا جاتا ہے - بس - اسی ایک ہی لفظ کے فرمانے سے یہ غرض تھی کہ ناواقف اور بےخبر مسلمان حدیث کا نام سنکر یقین کر لیں - کہ حاضری اور قیام ضروری اور ثابت ہے اگر صاحب موصوف اس لفظ والی پوری حدیث کو عربی میں پڑھکر مطلب سمجھاتے تو حاضرین کے خیال تبدیل ہو جاتے اور قیام کا نام و نشان بھی نہ رہتا لیکن کرتا تو وہ جو امام ہمام ابو حنیفہ کے سچے مذہب کا پابند ہوتا - صاحب موصوف تو زبانی ہی مدعی تھے اور اُن کے اس آزادانہ اعتقاد پر برموقعہ اعتراض نہ کرنے کی خاص اور وزنی وجہ یہ تھی کہ عید الفطر سے دو روز پہلے مسجد میں صاحب موصوف نے صرف حقوق اللہ پر کچھ فرمایا اور حقوق العباد کو میں نے اس کی شاخ سمجھکر اُن پر سوال کیا - تو بجائے اس کے کہ وہ مجھکو معقول جواب دیتے جھنجھلا کر غصہ میں آ کر چار پانچ گالیاں (نعوذ باللہ) خدا کو سنا دیں اور چند الفاظ طعن آمیز مجھکو بھی فرما دئے - خیر اس واقعہ کو مدنظر رکھکر میں نے کوئی اعتراض نہ کیا - یہ سوچ کر کہ یہاں پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری اور قیام کا ذکر ہے شائد صاحب موصوف میرے اعتراض اٹھانے پر کوئی بےجا لفظ آں حضرت کی شان میں نہ فرما دیں ورنہ اُن کی تقریر کے ہر ایک فقرے پر کئی اعتراض وارد ہو سکتے تھے - القصہ صبح ہی میں نے ایک طویل تحریر اُن کی تمام تقریر کی تردید میں تیار کی تھوڑی باقی تھی کہ وہ صاحب موصوف مرزا پور تشریف لیگئے - میں نے اُن کے ہمخیالوں کے آگے اُن کے چلے جانے کی نسبت افسوس کیا جس پر اُن صاحبان نے فرمایا کہ ہم اُن کے مرید ہیں ہم کو تردید بھیجدو لہذا میں نے وہ طویل تردید اُن کے مریدوں کو دیدی - جس کا جواب دینا تو درکنار - آج تک اُس کا ذکر بھی بھول کر نہ کیا اُنکی تقریر کی تردیدی تحریر تو بہت لمبی ہے اور کئی ایک مختلف مضمون ہیں - مگر وزنی اور خاص مضمون صرف یہ ایک ہی حاضری اور قیام کا ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - لہذا میں نے اُن کے خاص چیلوں میں سے ایک کو مخاطب بنایا اور جواب کی خواہش کی -

مکرم شیخ صاحب! السلام علیکم - آپ کو بخوبی یاد ہے کہ رات گزشتہ مجلس مولود میں مہتمم بزرگ جناب صاحب نے اپنے آزادانہ اعتقاد کو جس رنگ میں بیان فرمایا وہ دوبارہ آپ کی آگاہی کے لئے عرض کرتا ہوں یہ میرا (صاحب موصوف کا) اعتقاد بلکہ یقین ہے کہ اگر ایک ہی رات ایک ہی وقت میں متعدد شہروں میں (قریب ستر کے گنتی بھی بتائی) مجالس مولود منعقد ہوں تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک مجلس میں بذات خود تشریف لاتے اور درود (جو بصیغہ حاضری پڑھا جاتا ہے) سنتے ہیں" لہذا آپ بوجہ عاقل و دانا اور قدرے ذی علم ہونے کے جواب

AsliAhleSunnet.com

سے سرفراز فرمائیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بذاتہ حاضری اور خود درود سُننے اور پھر قیام کرنے میں آپ کا اصلی اعتقاد کیا ہے آپ کا جواب جب آئیگا دیکھا جائیگا۔ پہلے مجھ سے ان کی قطعی نفی گوش ہوش سے سُنئے۔ ہاں آپ اپنے جواب میں آیت کریمہ یا حدیث نبوی یا کوئی قول امام صاحب کا دے سکتے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی کن گھڑت ثبوت قابل قبول نہیں ہوگا۔

اب حاضری اور قیام کی نفی سُنئے:۔

قولہ تعالیٰ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (اور وہ اللہ پاک ہر چیز پر حاضر ہے) دوسری آیت یاد نہیں۔ ترجمہ یہ ہے کہ جہاں تم ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے ان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے یعنی اُس کے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ یہ شان وصفت اللہ واحد کی ہے اور یہ (حاضر وناظر ہونا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان وصفت سے بعید ہے۔ حضرت پیر صاحب اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں لا یخلوا من علمہ مکان (ترجمہ) اللہ کے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ آگے فرماتے ہیں ولا یجوز وصفہ بان فی کل مکان (ترجمہ) اور یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ پاک) ہر مکان میں ہے۔ بلکہ اُس کا علم ہر جگہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ ایسی شان وصفت خدا واحد کی ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان وصفت سمجھنا محض لاعلمی اور ہٹ اور شرک ہے۔

اب حدیث شریف سے نفی کی جاتی ہے

مکرم شیخصاحب۔ پہلے پہل میں وہی حدیث عرض کرتا ہوں جس کا صاحب موصوف نے صرف ایک لفظ (ابلغتہ) کا ہی ترجمہ فرما کر پہلو بدل لیا سُنئے:۔ عن عائشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ وان غائبا ابلغتہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درود پڑھے میرے پر نزدیک قبر میری کے۔ میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے میرے پر درود پڑھا جاوے وہ (درود) مجھکو (بذریعہ فرشتوں کے) پہنچایا جاتا ہے۔

شیخ صاحب ملاحظہ ہو حاضری کا اعتقاد کیسا کافور ہوتا ہے۔

اور سُنئے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ یسیرون فی الارض یبلغون من امتی السلام ترجمہ (تحقیق اللہ پاک نے فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں میری امت سے مجھکو درود وسلام پہنچاتے ہیں)

دیکھا کیسی زبردست اور لاجواب حدیث ہے مذکورہ آیات اور حدیث اور اقوال پیر صاحب کی موجودگی میں کون عقلمند کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم متعدد جگہوں میں مجالس مولود میں خود حاضر ہو کر درود سُنتے ہیں پیارے شیخ صاحب ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پھر جس حالت میں حاضری کی بنیاد تہ وبالا ہو جائے تو پھر قیام کس عقل مندی پر؟ اتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔

پیارے شیخصاحب! ؎

ہٹ چھوڑئیے لب پر انصاف آئے
انکار ہی رہیگا مری جان کب تلک

(خریدار ۲۹۰۵ گھوڑادل)

عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة

کا ترجمہ

گذشتہ سے پیوستہ

حب صبح ہو تو کیا کہے | (۳۳) عبدالرحمن بن ابزیٰ سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھنے کو فرمایا کرتے اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص ودین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وملۃ ابینا ابراھیم حنیفا مسلما وما کان من المشرکین۔

(۳۴) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو تم یہ کہو اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور۔

(۳۵) عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اعوذ بک من الجبن والبخل وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر وعذاب النار اور جب صبح ہوتی تو بھی یہی دعا پڑھتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔

(۳۶) براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اسئلک من خیر ھذا الیوم وخیر ما بعدہ واعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما بعدہ اللھم انی اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر واعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر

(۳۷) ابن ابی اوفی سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے اصبحنا واصبح الملک للہ عز وجل والحمد للہ والکبریاء والعظمۃ للہ والخلق والامر واللیل والنہار وما سکن فیھما للہ عز وجل اللھم اجعل اول ھذا النہار صلاحا واوسطہ نجاحا واخرہ فلاحا یا ارحم الراحمین۔

(۳۸) انس سے روایت ہے کہ صبح وشام رسول اللہ صلعم یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے اللھم انی اسئلک من فجاءۃ الخیر واعوذ بک من فجاءۃ الشر فان العبد لا یدری ما یفجاءہ اذا اصبح واذا امسی

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۳۱۸ کسی کو تراویح کی نماز کے لئے تنبیہ کی جاتی ہے یا نہیں۔ اور جو تراویح پڑھتا ہے اُس کی مذمت کی جاتی ہے یا نہیں۔ جو تہجد پڑھتا ہے کیا اُسے بھی تراویح کی ضرورت ہے؟ افضل تراویح ہے یا تہجد؟

ج نمبر ۳۱۸ - تراویح کے لئے تنبیہ یا ترغیب دینا جائز ہے خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ترغیب دی۔ تراویح پڑھنے کی مذمت کرنا گویا سنت کی مذمت کرنا ہے رمضان میں تہجد پڑھنے والا تراویح بھی پڑھے تو مزید ثواب ہے ورنہ اُس کی تہجد تراویح کے قائم مقام ہے اور افضل ہے۔

س نمبر ۳۱۹ - ہمارے ہاں کا یہ دستور ہے کہ نکاح میں اکثر لوگ دلہا کے باپ سے مہر سے کچھ اور اپنے کھانے کو لیلیا کرتے ہیں۔ مثلاً اگر چارسو روپیہ دین مہر ہے مقرر ہوا تو زیور یا روپیہ یا ملا کر دین مہر دیا کرے گر زیور تو اکثر نکاح کے وقت اور روپیہ اکثر باقی رہتا۔ مگر باپ کچھ نقد روپیہ ایک سو دو سو اپنے لئے لے لیتا کہ جس کی وجہ سے اکثر خرابیاں پیش آتی ہیں یعنی بہتیرے غریب ادا نہیں کر سکتے یعنی نقدی۔ تو کیا یہ جائز ہے؟

ج نمبر ۳۱۹ - دلہا اگر نیک بھلامانس ہے تو محض اپنی ذاتی غرض کی وجہ سے اُس سے شادی نہ کرنا سخت گناہ ہے۔ ہں اگر باپ لڑکی کا عوض لیکر خود بھی کھا جائے تو جائز ہے۔ گو وہ عوض در اصل لڑکی کی ملک ہے مگر بحکم حدیث انت ومالك لابيك لڑکی کا باپ خود بھی استعمال کرے تو جائز ہے۔

س نمبر ۳۲۰ - اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے کہ جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہے یا اس کے ساتھ ربنا لك الحمد بھی کہہ لے۔ اور مقتدی ربنا لك الحمد کہے یا فقرہ اول سمع اللہ لمن حمدہ کا بھی ملائے جبکہ حدیث لا تختلفوا علے اماکم دال ہے اور امام و ماموم ہر دو کو بیٹھ کر نماز مکتوبہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں

(خریدار نمبر ۴۰۱۰)

ج نمبر ۳۲۰ - حدیث میں یوں آیا ہے جب امام سمع اللہ کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو۔ بعض علماء اس کو تقسیم کار سمجھتے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ امام کا فعل سمع اللہ کہنا ہے اور مقتدی کا ربنا لك الحمد۔ بعض محدثین کہتے ہیں دونوں۔ اگر دونوں کو جمع بھی کریں تو جائز ہے۔ یعنی امام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد کہے۔ اسی طرح مقتدی بھی دونوں کہے تو اُن کے نزدیک جائز ہے خاکسار کی پسندیدہ پہلی صورت ہے لا تختلفوا علے اماکم کے معنے یہ ہیں کہ امام قیام میں ہو تو تم رکوع میں نہ جاؤ۔ وہ رکوع میں ہو تو تم سجدے میں نہ جاؤ یا وہ سجدے میں ہو تو اُس سے پہلے سجدے سے سر اٹھاؤ۔ ان مقامات اور افعال کے لئے یہ حدیث ہے۔ یہ نہیں کہ جو لفظ امام کہے وہی کہو کیونکہ سجدہ میں حسب مقصود دعائیں مانگنے کی اجازت آئی ہے۔ کیا معلوم امام سجدے میں کیا پڑھتا ہے۔ اور مقتدی کیا۔ اس لئے اس اختلاف پر وہ حدیث وارد نہیں۔

س نمبر ۳۲۱ - جب امام بھول جائے اور سجدہ سہو کرے تو بعد سلام سجدہ سہو کرے جبکہ حدیث لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم رواه ابوداؤد شاہد ہے یا قبل سلام کے حدیث کبر وهو جالس وسجد سجدتين قبل ان يسلم ثم سلم (بخاری) ان حدیثوں میں سے جون سی حدیث راجح ہو بیان فرماویں (ایضاً)

ج نمبر ۳۲۱ - سجدہ سہو دونوں طرح جائز ہے۔ قبل سلام اور بعد سلام بھی۔ امام ہو تو قبل سلام ہی بہتر ہے تاکہ مقتدیوں کو اشتباہ نہ ہو۔

(آر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۲۲ - مسماۃ خدیجہ بیوہ نے مسمی ربانی سے نکاح کیا۔ ربانی بالکل مفلس آدمی تھا خدیجہ اپنے ہمراہ پہلے خاوند کا دو سو روپیہ کا مال اور اسباب ربانی کے گھر لے گئی۔ پہلے خاوند سے ایک لڑکی مسماۃ فاطمہ ہے خدیجہ کا انتقال ہوا تو اُس نے خاوند ربانی اور ایک لڑکی فاطمہ چھوڑی۔ ربانی نے بعد خدیجہ کے فوت ہونے کے ایک عورت ہندو قوم کمہار کو مسلمان کر کے نکاح کر لیا۔ خدیجہ کی کل جائداد تبصرہ میں عورت کمہارن کے ہے۔ اب وہ جائداد بموجب شرع متین کس کو پہنچنی چاہئے؟

(عبدالرحمن از موضع کھنگری)

ج نمبر ۳۲۲ - مرد (ربانی) کے ذمہ جو حق مہر ہو وہ بھی اور دیگر اشیاء جو خدیجہ کی ملک ہوں سب کو ملا کر حصے ہونگے۔ ربع خاوند (ربانی) کا۔ باقی لڑکی کا۔ یعنی ایک روپیہ میں سے ۴ر خاوند کے۔ اور ۱۲ر لڑکی کے۔

س نمبر ۳۲۳ * - مسماۃ ہندہ کا نکاح مسمی بکر سے ہوا بعد نکاح کے مسمی بکر مفقود الخبر ہو گیا مسماۃ ہندہ دس برس کے قریب انتظار کر کے جب بکر سے بالکل مایوس ہو گئی تو خرچ وغیرہ سے تنگ ہو کر زید سے نکاح ثانی کر لیا۔ اب زید سے نکاح ثانی کئے ہوئے عرصہ قریباً ۱۰۔۱۱ سال کا ہو گیا۔ تو آج اتنے سال کی مدت مدید کے بعد بکر واپس آیا دیکھا تو ہندہ نے زید سے نکاح ثانی کیا ہوا ہے۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ زید کا نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ بکر واپس آ گیا ہے۔ اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ مسماۃ ہندہ زید کے نکاح میں رہے یا بکر واپس لے سکتا ہے۔ از روئے شرع شریف حق حق مسئلہ بتلا کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

ج نمبر ۳۲۳ - بحکم فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد چار سال کے خاوند اول مردہ کے حکم میں ہو کر دوسرا نکاح کرایا جاتا ہے یہی سبب ہے کہ بعد چار سال کے چار ماہ دس روز عورت کو عدت گزارنے کا حکم ہے جو عدت وفات ہے پس بعد نکاح ثانی خاوند اول کا آجانا نکاح ثانی کو فسخ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حکماً مردہ ہے والعلم عند اللہ *

* یہ سوال قلمی جواب کیلئے آیا تھا سائل کا نام معلوم نہ ہونے سے اخبار میں درج کیا گیا * (مفتی)

[illegible] (۹۲۸)

متفرقات

تقریظات (ریویو)

النبی والاسلام - اس کتاب میں جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی نے تاریخ اسلام کے ضروری واقعات اپنے مذاق کے مطابق لکھے ہیں جو لوگ اسلامی تاریخ پر سراسر عبور کرنا اور ضروری ضروری اہم واقعات کو نہ دیکھنا چاہتے ہوں اُن کے لئے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی ضخامت صفحات سات سو بتیس۔ قیمت ۶؍ مینجر کارخانہ مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال۔

ہاں نام اور مضمون میں مغائرت ہے مضمون کے لحاظ سے تاریخ الاسلام چاہئے تھا اور نام کے لحاظ سے مضمون مسائل اسلام اور دلائل نبوت ہونے چاہئیں تھے۔

اللطائف المستحسنہ بجمیع خطب السنہ اس کتاب میں مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کے خطبات سال کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے بے علم اماموں کے لئے مفید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ قیمت عہ محصول ۴؍ - مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ خطبوں کا تو اُردو میں ترجمہ کیا گیا لیکن نام جو تجویز کیا تو وہ خالص عربی ہے۔ یہ بات بھی ہم مذہبی خیال سے کچھ اچھی نہیں جانتے کہ مصنوعی خطبوں کو رواج دیا جائے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ قرآن مجید تھا جو آج بھی دنیا میں موجود ہے - ان خطبوں کے رواج دینے سے اصلی خطبہ (قرآن) کا رواج معدوم ہو جائیگا۔ مانا کہ ان خطبوں میں بھی کوئی کوئی آیت قرآن مجید کی ہوتی ہے۔ لیکن بہت سا حصہ مصنوعی عبارات کا ہے اس لئے سنت نبوی یہی ہے کہ خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر مطلب تبلایا جائے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقرء القرآن ویذکر الناس۔

دگیانی - یہ ایک ماہوار رسالہ صلح کل طریق پر لاہور سے جاری ہوا ہے قیمت سالانہ ۱۲؍ پتہ - مینجر صاحب دگیانی لاہور

تلاش ملازمت - (۱) بچوں کو اردو فارسی کی تعلیم دینا۔

(۲) دوکان کا حساب کتاب اُردو میں لکھنا۔ خط وکتابت کرنا۔ (انگریزی رومن میں مقام وڈاکخانہ کا نام لکھ سکتا ہوں)

(۳) دوکان کی طرف سے ایجنٹ بن کر شہروں میں پھرنا۔ تینوں طرح کی ملازمت سے جونسی ملیگی انجام دے سکتا ہوں۔ جن کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے تنخواہ اور کام سے مطلع کریں نماز کے وقتوں میں ملازمت کی پابندی نہیں کر سکتا ہوں (محمد خلیل موضع رکستیا - پوسٹ رونی سیدپور ضلع مظفرپور)

درخواست کتب کا جواب اہلحدیث ۲۳ رمضان میں مولوی شریعت اللہ صاحب بنگالی موبھاشا ضلع رنگپور کی طرف سے ایک درخواست چھپی تھی کہ میرا اثاث البیت جل گیا ہے کوئی صاحب مجھکو فلاں فلاں کتاب لیدیں۔ اسپر مولوی عبدالعزیز صاحب ولد جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری نے نبیا پاڑہ بوگرہ سے بڑی لمبی چوڑی مراسلت بھیجی ہے جس میں مولوی شریعت اللہ صاحب کی حیثیت پیری مریدی بتلا کر بڑی حیرانی ظاہر کی ہے کہ اُن کو اس درخواست کی کیوں حاجت ہوئی مراسلت مذکورہ بہت لمبی ہے اور اُس میں ایک شخص خاص کے حالات مذکور ہیں جن کا شائع کرنا اخباری حیثیت سے قانوناً بھی پسندیدہ امر نہیں اسلئے اس اختصار پر کفایت کی گئی ہے

غریب فنڈ میں از مسعود علی صاحب از مقام جگدل ۸؍ از فتوئے فنڈ ۱۳؍ سابقہ ۱۲؍ کل ۸؍۱۰ اسمٰعیل دہلی مدرسہ سعید باز ارسائل ۶؍ منشی سردار خان فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔ سائل ۸؍ میزان کل ۱۲ ہوا اخبار بنام مذکورین اور ایک بنام نبیاد علی راہسر ضلع میرٹھ جاری کیا گیا۔ باقی قرضہ بذمہ ۲ روپے بنبر سائلین جلد ہذا (۴۲) اصحاب کرام توجہ فرماویں۔

آنہ فنڈ - بعد درج حساب سابقہ ۲ ۔ ۲؍ از موضع کوہی ضلع گجرات پنجاب۔

قابل توجہ علمائے کرام - میں نے اخبار اہلحدیث ۲۸ مئی میں علمائے کرام کو توجہ دلائی تھی کہ آیت وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ کی کیا تفسیر ہے۔ یہ جو تارے ٹوٹتے نظر آتے ہیں یہ کیا ہیں اُس کا جواب کسی صاحب نے نہیں دیا کیا وجہ ہے علمائے کرام مذاکرات علمیہ اور سوالات علمیہ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر علماء جواب نہ دینگے تو ہم کس سے پوچھیں گے۔ (محمد عبدالعزیز موضع کوہی ضلع گجرات پنجاب)

خواجہ غلام الثقلین کا جنازہ غائب علیگڈھ میں جناب مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۹ ستمبر کو مسجد جامع علیگڈھ میں مجمع عام اہل اسلام نے آنریبل خواجہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا مرحوم شیعہ تھے مگر مسلمانوں کے خیرخواہ۔ مسلمانان علیگڈھ نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھنے میں اپنی وسعت ظرفی کا ثبوت دیا۔ رحمنا اللہ وایاہ

دعا مغفرت - مرادآباد میں ایک عمر رسیدہ بزرگ تقریباً سو سال کے میاں شاہ عطاءاللہ صاحب مرحوم انتقال کر گئے۔ مرحوم نہایت متقی موحد تھے لاہور کے رہنے والے تھے سال ہا سال سے مرادآباد میں مقیم تھے۔ ناظرین مرحوم کے حق میں دعا مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ۔

(بندہ عزیزالدین عفی عنہ)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۰ ستمبر سے ۲۶ ستمبر تک جو خبریں ہندوستان موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتہ جرمن آبدوزوں کی سرگرمی کی کوئی خبر نہیں موصول ہوئی۔

ایک جرمن آبدوز کشتی خلیج سٹاونجر کے قریب تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیگئی۔ عملے کے تمام آدمی ڈوب گئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی بحیرۂ اسود میں روسی جہازوں نے غرق کر دی۔

انگریزی فرانسیسی بیڑے نے جرمنی کے بلجیمی ساحل پر گولہ باری کی۔

روسی اطلاع مظہر ہے کہ اُنہوں نے بحیرہ اسود میں ترکی بادبانی کشتیوں کا ایک بیڑا غرق کر دیا جس پر سامان حرب بار تھا۔

مغربی میدان جنگ میں جرمنوں کے دو ہوائی جہاز انگریزی ہوائی جہازوں نے جلا ڈالے

روسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو جو ریگا کی طرف جا رہا تھا تباہ کر دیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن شہر سٹٹ گارٹ پر حملہ کیا۔ اسٹیشن اور شاہی محل پر ۳۰ گولے گرائے۔

دردانیال میں ۲۱۔ اگست تک انگریزی نقصانات حسب ذیل ہوئے۔

مقتولین ۱۱۳۰ - افسر - ۱۶۴۷۸ سپاہی

مجروحین ۲۲۷۱ - افسر - ۵۹۲۵۷ سپاہی

مفقود الخبر ۳۷۳ - افسر ۱۱۲۱۸ سپاہی

مشرقی گلیشیہ کے علاقہ میں روسیوں نے جرمنوں اور آسٹریوں کو مزید شکستیں دیں جرمن آسٹروی فوجیں روسیوں کی پُرزور پیش قدمی کو روکنے کے لئے بڑی کوشش کر رہی ہیں۔

پولینڈ میں جرمنوں نے ولنا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور روسی فوجیں وہاں سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

روسیوں نے ولنا کے مشرق میں جرمن فوجوں کو شکست دیکر اُن کے ۱۶۰۰ سپاہی گرفتار کر لیئے۔

روسیوں نے مشرقی گلیشیا میں جو جرمن اور آسٹروی گرفتار کئے ہیں اُن کی تعداد ۷۰ ہزار تک پہنچ گئی۔

اخبار ٹائمز لنڈن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شہر ڈونسک کے مغرب میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ ریگا کے علاقہ میں اُنہوں نے دشمنوں کو سخت شکست دی ہے۔

آسٹریا اور اٹلی کے سرحدی علاقہ سے کسی اہم جنگ کی خبر نہیں آئی۔

رومائی اطلاعیں مظہر ہیں کہ توپخانوں کی خوفناک آتشباری جاری ہے اور اطالویوں نے چند خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مغربی میدان جنگ سے بھی کسی زبردست پیش قدمی کی خبر نہیں آئی۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ میدان جنگ کے کئی مقامات پر جن میں بلجیم بھی شامل ہے توپ خانہ نے شدید آتش باری کی۔ اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے دشمن کی ٹڈلگ کی چھاؤنیوں اور بروگس وڈوورسٹ کے درمیان ٹرین پر گولے برسائے۔

رائن کے شمال میں فرانسیسی توپ خانہ کی آتشباری نے جرمنوں کو ایک مستحکم مورچہ سے نکال دیا۔

سرویہ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمن آسٹروی توپ خانوں نے دریائے ڈینوب کے کنارے مختلف مقامات پر گولہ باری کی۔

بلغاریہ نے بھی عام فوجی اجتماع کا حکم دیا ہے۔

ایک بلغاری افسر نے لنڈن میں روٹر کے قائم مقام سے بیان کیا کہ بلغاریہ کے پاس ۲½ لاکھ مسلح پیدل فوج ہے اور سامان جنگ بھی بکثرت ہے۔

اس ہفتہ دو جرمن جاسوسوں کو جرم جاسوسی میں انگلستان میں پھانسی کی سزا دی گئی۔

فرانس نے اپنے ان رنگروٹوں کو طلب کر لیا ہے جو ۱۹۱۷ء میں بھرتی ہونے چاہئیں تھے۔

روسی پارلیمنٹ نے ایک حکم کے رو سے ۴۵ سال تک کی عمر کے ۸۰ لاکھ آدمی ریزرو فوج میں شامل ہونے کو طلب کئے ہیں۔

لیکن چونکہ ابھی اتنے کثیر التعداد آدمیوں کی ضرورت نہیں اس لئے صرف ۲۰ لاکھ آدمی بھرتی کئے جائینگے۔

مسٹر ایسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ اب تک ۳۰ لاکھ کے قریب آدمی بری اور بحری فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔

ہالینڈ کے علاقہ سے ہو کر جرمن ہوائی جہازوں کے گزرنے سے ہالینڈ کے باشندے بے چین اور غضبناک ہو رہے ہیں۔

سکینڈ نیویا کے چار تجارتی جہاز جو امریکہ سے کوپن ہیگن دار الخلافہ ڈنمارک کو جا رہے تھے انگریزی جہازوں نے اُنہیں گرفتار کر لیا۔ اور اس بنا پر ان کا مال ضبط کر لیا ہے کہ وہ مال دراصل جرمنی کے لئے تھا۔

چونکہ ان جہازوں کے مال کی ضبطی سے امریکی سوداگروں کا نقصان ہوا ہے اسلئے امریکہ اس کے متعلق انگلستان کو ایک نوٹ بھیجنے والا ہے۔

افسوس کہ جونپور میں بھی لکھنؤ کی طرح دریائے گومتی کی طغیانی خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے شہر کا قریباً تین چوتھائی حصے میں پانی بھر رہا ہے ہزارہا مکان پیوند خاک

امرتسر میں ۲۶ ستمبر کو ۲ گھنٹے کامل خوب بارش ہوئی۔

AsliAhleSunnet.com

کتب دینیہ ضروریہ کا صرف ایک چوتھائی قیمت پر فروخت کرنیکا اعلان

شائقین کتب دینیہ و ناظرین رسائل مسائل شرعیہ کو مژدہ ہو کہ کتب ذیل جنمین ضروری مسائل شرعیہ ہین صرف ایک چوتھائی قیمت پر ان حضرات شائقین خریداران کو دی جاوینگی جنکی درخواست خریداری ۵-۶-۷ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو ڈاکخانہ مین ڈالی جاویگی اور انہی تینون تاریخ ماہ مذکور مین سے کسی ایک تاریخ کی مہر خط پر ہوگی۔ اسکے قبل اور بعد کے خریدارون کو آخر ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۱۵ء تک نصف قیمت پر یہ کتابین ملینگی محصول ذمہ خریدار

۱- سہم من یرمی الی بحث الجمعۃ فی القری۔ اس کتاب مین گاؤن مین جمعہ پڑھنے کے متعلق نہایت مدلل اور بسیط بحث ہے۔ اس مسئلہ مین آجتک ایسی جامع کتاب شائع نہین ہوئی۔ گاؤن مین اقامت جمعہ کو نہایت ہی عمدگی سے خوب مدلل ثابت کیا ہے۔ گاؤن مین جمعہ پڑھنے پر جو جو اعتراضات و شبہات اور اوہام ہوتے تھے اُن کو نہایت خوبی سے دفع کیا ہے عبارت اردو سلیس ہے۔ اور علاوہ اس مسئلہ خاص کے اسمین دیگر فوائد علمی و منافع شرعی و بعض مسائل اصول کا بھی ذکر ہے عمدہ کاغذ ولایتی ۲۴ پونڈ پر بہ تقطیع ۲۰×۳۰/۸ چھپا ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ عہ ۲- علی البنیان فی تحقیق تکرار الجماعت۔ اس رسالہ مین اس امر کا ثبوت بدلائل واضحہ کیا گیا ہے کہ مسجد مین اول جماعت فرض ہوجانے کے بعد اگر بعض چند آدمی جماعت سے رہ جاوین اور بعد مین مسجد مین نماز ادا کرنے کو آوین انکو بھی جماعت ہی سے نماز ادا کرنا چاہیئے بخلاف ایک فرقہ کے انکو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنا ہرگز جائز نہین ہے۔ عہ ۳- التحقیق والتبیان۔ اسمین مسئلہ تقلید کے نسبت محققانہ بحث ہے اور رئیس المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر جو مقلدین کے طعن کا جواب ہے آخر مین مسئلہ جمعہ فی القری کی بحث ہے ۲ر ۴- ایضاح الحجۃ وطی ذا الخرقہ یہ دونون کتابین ایک ساتھ چھپی ہین اول مین حج اور عمرے اور اُنکے کل متعلقات کے مفصل کل مسائل درج ہین۔ ہر مقام متبرک کی دعائین عربی مین لکھکر اُن کا ترجمہ اردو عام فہم مین کیا گیا ہے۔ حج سفر کے متعلق گھر سے نکلنے سے سفر حج سے واپس گھر تک آنے کے کل مسائل مفصل اسمین درج ہین جو لوگ باوجود وسعت و طاقت بلا عذر حج نہین کرتے انکو نہایت عمدگی سے نصیحت کی ہے اور ایسے لوگون کے نسبت جو سزا و عذاب وغیرہ کی آخرت مین ہوگی اسکو بیان کرکے حج کرنے کی ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ دوسرے رسالہ مین حج و عمرے کا ثواب اور اجر حاجیون اور عمرہ کرنے والون کے درجے اور مرتبے اور انکی مغفرت وغیرہ وغیرہ اور مسجد حرام مسجد نبوی مسجد بیت المقدس کی عظمت اور وقعت اور اُنکے خصائص اور جو امور انکے متعلق ہین بیان کیے گئے ہین مسئلہ زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عمدہ محققانہ بحث کی ہے۔ اور علاوہ اس مسئلہ خاص حج اور عمرے کے اسمین اور بھی منافع دین و فوائد شرعی ہین قیمت ۹ر ۵- النجم الثاقب۔ اسمین خالق اور مخلوق کی غیب دانی کے متعلق بحث ہے ار ۶- اصلاح تمدن عرب۔ تمدن عرب مین جہان جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض بعض حالات کے متعلق خلاف واقعہ بیان کیا گیا ہے اسمین سے بعض کا مختصر جواب ار ۷- نصیحت منانی فی علاب الزانیۃ والزانی۔ اسمین زنا کی برائی اور اس سے بچنے کی بھلائی بیان کرکے اسکے متعلق پر اثر نصیحت کی ہے اور اسکے متعلق اسمین ایک فتوے بھی ہے ار ۸- فتوی متعلق مساجد۔ اسمین مسجد کے متولی کے اختیارات متعلق نصب و عزل امام و مؤذن مسجد کا بیان اور مسافرین اور مقیمین کا مسجد مین سونے کا مسئلہ و دیگر مسائل متعلق مسجد کا بیان ہے ار ۹- فتوی متعلق نماز جمعہ۔ اسمین یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ ایک شہر کے کل مسلمانون کو جمع ہوکر ایک مسجد مین جمعہ پڑھنا چاہیئے ار ۱۰- ترجمہ نقل فیصلہ محکمہ ججی آرہ بابت جامع مسجد ذومرانون ضلع آرہ ۲ر ۱۱- ترجمہ نقل فیصلہ منصفی دربھنگہ بابت مسجد موضع بارہ ار ۱۲- ترجمہ نقل فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ بابت مسجد پٹنہ ار ان تینون فیصلون مین الحق کو غلبہ ہوا ہے تمام بلدیہین ۱۳- قانون مسجد عربی۔ اردو۔ انگریزی یہ کتاب تینون زبان مین ایک ساتھ چھپی ہے اسمین مساجد کے متعلق اکثر مسائل کا بیان اسلامی کتب کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ مسجد کے وقف اور امامت و تولیت وغیرہ کے مسائل درج ہین چونکہ آجکل اکثر باہمی مسلمانون مین مساجد کے متعلق طرح طرح کے تنازعات و مقدمات ہوتے رہتے ہین۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی امامت سے انکار کرتا ہے کوئی فرقہ مسلمانون کا اپنے دوسرے بھائی مسلمانون کو اپنے مساجد مین نماز سے روکتا ہے۔ کوئی بانی مسجد اپنی مسجد کو اپنے ہی لیے خاص کرتا ہے۔ اسلئے اس کتاب کی ضرورت ہوئی۔ اگر اس کتاب کو نظر انصاف سے مطالعہ کیا جاوے تو انشاء اللہ جملہ تنازعات باہمی مسلمانان متعلق مساجد دور ہوکر آپس مین سب مسلمان شیر و شکر بنکر مصداق انما المؤمنون اخوۃ ہوجاوین اور آپس کے نفاق و شقاق کو اتحاد و اتفاق سے بدلکر خیر خواہ اور حامی اسلام ہوکر باعث فخر اسلام ہوسکتے ہین اس کتاب کی قیمت مین رعایت نہین ہوگی بہرحال پوری قیمت پر دیجائیگی ۱۲ ار ۴ ایضاً صرف عربی و اردو ۸ر ملنے کا پتہ **ضیاء الرحمن** کلکتہ۔ کولوٹولہ دوسرا کا نمبر

نوٹ۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا پارسل روانہ نہین ہوگا۔ یعنے کم سے کم اصلی قیمت چار روپیہ کی کتابون کی فرمایش ہونی چاہیئے۔ جسکی رعایتی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔

AsliAhleSunnet.com

توضیح التہذیب

تہذیب جو علم منطق کا ایک مشہور رسالہ عربی زبان میں ہے۔ یہ کتاب (یعنے توضیح التہذیب) اسی کی شرح اُردو زبان میں ہے۔ اسکے مولف بھی ایک علامۂ دہر و فاضل عصر جامع علوم عقلیہ و نقلیہ مولانا مولوی حافظ ابوالحسام محمد عبدالرحمن صاحب بقا غازی پوری متعنا اللہ تعالیٰ بطول بقاءہ ہیں جنکی علمی لیاقت و ہر فنی خداداد قابلیت مشہور و معروف ہے۔ اس کتاب میں شارح ممدوح نے تہذیب کے مطالب کو ایسے تام فہم اور دلنشین اُردو عبارت میں حل کیا ہے کہ تھوڑی لیاقت کا مبتدی طالب علم اگر سعی کرے تو بلا مدد استاد کے تہذیب کے مطالب کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور منطق کے مسائل و نکات پر عبور کرکے علم منطق میں کافی استعداد بہم پہونچا سکتا ہے۔ شارح موصوف دامت افاضاتہ نے پہلے م (یعنے متن) لکھکر اصل عبارت تہذیب کو با اعراب درج فرمایا ہے۔ پھر ت (یعنے ترجمہ) لکھکر اس عبارت کا عام فہم ترجمہ اُردو میں کیا ہے اسکے بعد ش (یعنے شرح) لکھکر اس عبارت کے مطالب کو جس طرح واضح طور پر حل فرمایا ہے اور شالین دیکر اُس مطالب کو جس طرح ذہن نشین کیا ہے حق تو یہ ہے کہ یہ شارح علام دامت برکاتہم ہی کا حصہ تھا۔ اگرچہ تہذیب کی بہت سی شرحیں ہو چکی ہیں مگر یہ شرح ایسے عنوان سے لکھی گئی ہے اور ایسے دلپسند اور دلچسپ طرز سے اس میں تہذیب کے مطالب بیان کیے گئے ہیں کہ اس شرح کے پڑھنے کے بعد مبتدی طالب علم کو ملا جلال اللہ یزدی کی شرح تہذیب پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی بلکہ توضیح التہذیب کا پڑھا ہوا مستعد طالب علم عبداللہ یزدی کی شرح تہذیب بغیر پڑھے ہوے اوروں کو بخوبی پڑھا سکتا ہے۔ اس شرح میں بہت سے ایسے مباحث بھی زیادہ کیے گئے ہیں اور نہایت ہی عام فہم عبارت میں بیان کرکے سمجھائے گئے ہیں جنکو نہ مصنف تہذیب نے تہذیب میں داخل کیا ہے اور نہ شارح یزدی نے اپنی شرح تہذیب میں ان سے کچھ تعرض کیا ہے۔ پس یہ شرح منطق کے تمام مہمات مسائل پر حاوی ہے۔ **معزز ناظرین!** آپ اس شرح کی خوبی و عمدگی کا اندازہ اس سے بھی لگا سکتے ہیں کہ یہ شرح اسقدر مقبول ہر خاص و عام ہوئی کہ شائقین کی کثرت درخواست طلب پر تھوڑے عرصہ میں دو دفعہ چھپکر فروخت ہو گئی اور اس پر بھی ہر طرف سے صداے ہل من مزید گونجتی رہی لہذا تیسری بار شائقین کی مزید طلب و تاکید پر نہایت آب و تاب سے پہلی دو دفعہ سے نہایت عمدہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر تیار ہے۔ کاغذ بھی پہلے دو دفعہ سے عمدہ لگا ہے۔ اب جہانتک جلد ممکن ہو اسکے خریدنے میں توقف اور تامل کو راہ نہ دیں اور اشتہار کو ملاحظہ فرماتے ہی فوراً درخواست خریداری بھیجیں قیمت وہی جو پہلے تھی یعنے فی جلد ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔ تاجران کتب وغیرہ زیادہ تعداد کے اکٹھے خریداروں سے رعایت ہوگی۔

کتب ذیل بھی بغرض فروخت موجود ہیں انکی قیمت میں بھی کوئی رعایت و تخفیف نہیں ہے محصول ذمہ خریدار

تفسیر خازن و برحاشیہ تفسیر مدارک مصری مجلد تین جلدوں میں عہ تفسیر معالم التنزیل برحاشیہ تفسیر خازن مجلد چار جلدوں میں سے تفسیر جلالین مصری مجلد عہ فاتحۃ العلام یعنے ترجمہ اُردو تفسیر کبیر جلد اول مجلد عے، تفسیر ثنائی جلد اول و ثانی ایک جلد میں مجلد عہ۔ ایضاً جلد اول مجلد ۶، تفسیر موضح القرآن تقطیع کلان مجلد ۶، مسک الختام شرح بلوغ المرام تین ربع ہر ایک ربع علحدہ علحدہ مجلد ہے صہ، تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار پرانہ چھاپہ مطبوعہ ۱۲۵۰ھ مطبع محمدی لکھنؤ موٹا کاغذ مجلد للعہ۔ ایضاً مطبوعہ کانپور مجلد ۶، مجالس الابرار مجلد عہ، السراج الوہاج شرح صحیح مسلم کامل در دو جلد مجلد عہ، فتح العلام شرح بلوغ المرام مصری مجلد للعہ، الدین الخالص کامل مجلد عہ، الاسماء الکنی للدولابی مجلد صہ، سنن الدارمی مطبع نظامی کانپور مجلد عہ، اعلام الموقعین مطبوعہ دہلی مجلد صہ، مظاہر حق پرانہ چھاپہ مجلد چرمی در دو جلد عہ، دفع الغواشی عن الترجمہ والحواشی ایمن (یعنی) ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ قرآن کی اصلاح کی گئی ہے عہ، موارد المصادر مع تشہیعات سرایا۔ حل اللغات مجلد عہ حدیث الغاشیہ مجلد ۶۔

ملنے کا پتہ

ضیاء الرحمن۔ کلکتہ۔ کولوٹولہ روڈ۔ نمبر ۶ مسجد جدید

مرہم داؤد۔ یہ مرہم داؤ اکسیر اور جلدی امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ تمام خارش کو بھی مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ چھ ڈبیہ سے کم کوئی وی پی روانہ نہ ہوگا۔ صرف نمونہ کے لیے ایک ڈبیہ کے لیے ۲ ٹکٹ ارسال فرمائیے

AsliAhleSunnet.com

علامات قیامت

جسکو عمدة المفسرین سند المحدثین عارف باللہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے خاندان سلطنت تیموریہ کے اولو العزم وذی علم امراء کی درخواست پر آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے منتخب کر کے اپنے زمانہ کی مروجہ زبان فارسی میں تصنیف فرمایا تھا جس کے ترجمہ کیلئے لوگ بے انتہا آرزومند تھے۔ اب مولوی نور محمد صاحب نے بحکم وکاست اردو زبان میں نہایت فصیح بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ جو چھپ کر تیار ہوگیا ہے اس کتاب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لیکر سلطان روم کی عیسائیوں سے لڑائی دشمنوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ۔ سلطان روم کی شہادت۔ عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ۔ امام مہدی کا ظہور۔ وقت ظہور۔ مقام ظہور۔ امام مہدی کے ساتھ اولیاء کرام وابدال عظام۔ افغانستان وخراسان سے آپ کی فوجی مدد۔ امام مہدی کے زیر کمان افواج عرب وعجم کا اجتماع۔ عیسائی افواج کی ملک شام میں تیاری ملک شام وعرب کے درمیان چار روز تک خونریز جنگ جس میں حاضرین جنگ سے فیصدی ایک ایک آدمی بچیگا۔ امام مہدی کی فتح۔ عیسائی افواج کی تباہی۔ امام مہدی کا قسطنطنیہ کو دوبارہ فتح کرنا دجال کا خروج۔ حضرت عیسے کا نزول۔ مہدی وعیسے کی ملاقات۔ دجال کی ہلاکت۔ امام مہدی و عیسے کا تباہ شدہ ممالک میں دورہ۔ مہدی کی وفات۔ عیسے کی خلافت۔ یاجوج ماجوج کا خروج۔ حضرت عیسے کی مشکلات۔ یاجوج ماجوج کی ہلاکت۔ حضرت عیسے کی پرامن حکومت۔ حضرت عیسے کی وفات۔ حضرت جہجاہ کی خلافت۔ دابة الارض کا ظہور۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں داہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائے بالتفصیل والتحقیق مذکور ہیں۔ قرآن شریف وکتب احادیث وتفسیر کے حوالے مع تعین صورت وباب وفصل وصفحہ نوٹ میں درج ہیں اسکی خوبیاں دیکھنے پر موقوف ہیں۔ بخوف طوالت نظرانداز کردیا گیا۔ قیمت بھی ایسی گراں نہیں کہ

صاحب ثروت ہی کو نافع ہو بلکہ ہر ایک شخص اس کتاب کو خرید کر موجودہ زمانہ کے لحاظ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے قیمت علاوہ محصول ۳/ ۔ ۱۰ دس نسخوں کے طالب کے لئے محصولڈاک معاف۔

آسمانی فیصلہ - اس کتاب میں اولیاء کرام کے مزارات وغیرہ سے مدد طلب کرنے اور نذر نیاز کی بابت آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واقوال ائمہ مجتہدین واقوال فقہا واولیاء سے تحقیق کی ہے قیمت علاوہ محصول ۲/ آنہ

فتوی میلاد - اس کتاب میں میلاد کے متعلق علماء کرام وابدال عظام کے فتوے درج ہیں علاوہ محصول ۲/ آنہ

انتصار الاسلام - اس کتاب میں مزخرفات دیانند آریہ کے جو اس نے بمقام رڑکی سربازار کئے تھے دس اعتراضات کے جوابات نہایت مدلل بدلائل عقلیہ ونقلیہ تحقیقی والزامی از روئے قرآن واحادیث شریف دئیے گئے ہیں۔ علاوہ محصول ۲/ آنہ

ملنے کا پتہ

خلیفہ محمد احمد ومحمد عثمان کوچہ رحمان بازار گھنٹہ گھر دہلی

قدرتی تیل رجسٹری شدہ

پیارے ناظرین - اب مجھ اس کی تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ بہت مشہور اور مقبول تیل ہوگیا۔ اور اس اخبار میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت عزیز ہے تو ہمارا قدرتی تیل استعمال کیجئے ہر ہر قسم کا درد کا فوراً اور مہلک بیماریوں کو آرام ہوتا ہے تفصیل کے لئے مطبوعہ اشتہار طلب کیجئے قیمت للعہ فی سیر محصول علاوہ (ایک پاؤ سے کم روانہ نہوگا) مینیجر دار الصحت حکیم مولوی محمد نذیر ایچ پی ڈی تی سی ایل میڈیکل

اکسیر احمر - ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض (فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیہ۔ رعشہ۔ تشنج۔ زکام۔ نزلہ کھانسی۔ لرزہ۔ ڈبہ اطفال۔ درد سینہ۔ درد کمر۔ سوختگی۔ آتشک۔ بلغمی طاعون۔ نیش عقرب۔ درد ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان۔ ورم ہر قسم وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر ملیگا قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ۔ ڈیڑھ اونس ۱۲ آنہ۔ آٹھ اونس عہ نوٹ بوتل کلاں سے رپتہ۔ حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ ڈاک خانہ مرادپور ضلع پٹنہ

باڈی گارڈ

کے معنے ہیں جان کا محافظ پس اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ تندرست رہیں اور کوئی بیماری آپکو نہ ستائے تو آپ ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کریں جو آپکو سفر اور حضر میں ہر ایک جگہ ہر ایک قسم کے بچھو کا گزیدہ کا ہو یا شہد کا بھڑ کا ہو یا زنبور کا ہر قسم کا تشنج ہر ایک وبائی مرض ہر ایک قسم کا بخار پھوڑا پھنسی۔ خارش۔ بواسیر۔ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ سانپ۔ بچھو بھڑ بھیڑ وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپکی حفاظت کریگا۔ کوئی گھر اس سے خالی نہو۔ قیمت عہ

دوائی خارش - اسمیں خاص صفت یہ ہے کہ صرف لگانے سے ہر ایک قسم کی خارش تین چار دن میں دور ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۲ آنہ محصولڈاک علاوہ المشتہر

مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

اوّل دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر ۱۰/۱۲ واجب ہے

یہ اصطکی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہوگیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف ہو جاتی ہے۔ اور پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد کلیتہً دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا سڑ جانا ورم ہونا اور گندگی دہن کو نہایت مفید ومجرب ہے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے ترکیب استعمال ہمراہ ڈبیہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۱ر (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی) دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں المشتہر

خادم الاطباء محمد نذیر جعفری پھلواری پٹنہ

AsliAhleSunnet.com

مومیائی ۵۰/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ پختہ پے۔ پاؤ پختہ للعہ محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادات

صاحبزادہ محمد عزیز ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب میں نے ایک مرتبہ مومیائی آپ کے ہاں سے منگوائی تھی مفید پائی براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ اور بذریعہ وی پی مرحمت فرمادیں (۱۲۔ اگست ۱۹۱۵ء)

(عبدالرحمن ... ۱ ... بازار گورکھپور)

نیاز محمد خان صاحب کنر کلر موضع منگال سے لکھتے ہیں مخدوم بندہ جناب حکیم صاحب دام عنایتہ۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ میں نے آپ کے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی بمقام نظام آباد ریاست حیدرآباد دکن میں جس کو دو سال ہوئے۔ اس سے مجھکو فائدہ ہوا۔ اکثر امراض پر مفید پڑی۔ اب میری ایک عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی پتہ ذیل پر بھیجدیں (پتہ:۔ ضلع حصار۔ موضع منگال تنگل خان حوالدار رخصتی۔ (۲۰۔ اگست ۱۹۱۵ء)

نور خان صاحب لکھتے ہیں۔ السلام علیکم۔ پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ سے منگا چکا ہوں اکثر فائدہ رہا ہے اب پھر ایک ڈبیہ مومیائی کا خواستگار ہوں۔ (نور خان سپاری ونڈ ضلع امرتسر) (۲ ستمبر ۱۹۱۵ء)

عبدالمحیط خان صاحب لکھتے ہیں جناب من تسلیم تین چار دفعہ مومیائی منگائی مفید پائی۔ آدھ پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجدیں۔ (محمد عبدالمحیط خان بر مکان مولوی خداداد خان حیدرآباد دکن) (۲۴۔ اگست ۱۹۱۵ء)

مومیائی ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرت سر

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر ۵۲/۱۱

حمائل شریف مترجم۔ نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوعات۔ آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سفر و حضر دونوں میں کار آمد ہے بڑوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لئے نہایت مفید مع محصول ڈاک عہ

سفری جیبی حمائل شریف مترجم۔ یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط صحیح ترجمہ عمدہ ہے ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جلد چرمی خوشنما مع محصول قیمت — — — — — — — — ھ

شرح فصوص الحکم عربی (از مولانا جامی) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے شکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ ہے قیمت مع محصول — — ۴ عہ

لیکچرار۔ واعظوں۔ مقرروں۔ اپدیشکوں کے لئے اس کا دیکھنا نہایت ضروری ہے۔ تقریر یا وعظ و اپدیش میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذریعہ واضح طور پر بتائے گئے ہیں۔ مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے اخیر میں ملک کے سربر آوردہ اصحاب کے لیکچر بھی دئے گئے ہیں قیمت مع محصول ۱۰ عہ

ذخیرہ معلومات۔ اطبائے حاذقین کے نہایت اعلیٰ مجربات و بیشمار چیدہ صدری نسخے۔ ملک کے ضروری مفید اور کار آمد صنعتوں کی ترکیبیں اور مجربات و پر تاثیر کشتہ جات کا مخزن ہر فرد بشر کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری اور مفید ہے قیمت صرف — — — — — ۱۴ ر

کلام فیروز۔ جناب حکیم فیروز الدین احمد صاحب فیروز طغرائی امرتسری کی مذہبی اخلاقی۔ ملکی۔ سوشل۔ نیچرلسٹی نظموں کا قابل قدر مجموعہ رعایتی ۱۲ر

توبۃ النصوح۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی قیمت صرف — ۵ر

مرأۃ العروس۔ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر نہایت خوشخط لکھائی چھپائی کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ کم علم لڑکیاں بھی آسانی سے پڑھ سکتی ہیں قیمت صرف — — — — — — ۵ر

بنات النعش۔ خوشخط۔ عمدہ ... پر چھپی ہوئی — — ۵ر

المشتہر منشی مولا بخش اداہ جمیل سنگھ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام سردار کرم سنگھ پرنٹر کے چھپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com